یکاد البرق یخطف ابصارھم

قریب ہے کہ بجلی اچک لیجائے انکی آنکھین

برق آسمانی

بر فیصلہ

ابو احمد رحمانی

رسالہ ہذا مین رسالہ فیصلہ آسمانی مؤلفہ ابو احمد رحمانی کی اصل باتون کا مسکت جواب ہے ابتدائے مولف کے خرمن (تائیدی اشتہارات جو کہ مولف کی چالاکیون پر پردہ ڈالنے کیلئے شائع کئے گئے ہین) پر سچائی کی بجلی گرائی گئی ہے اسکے بعد مولف کے خود ساختہ فیصلہ کو خاکستر کرکے دکھایا گیا ہے۔ حق کی پڑتال کے لئے رسالہ ہذا (برق آسمانی) کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور بغیر تحقیق راستی کی مخالفت کرنا یا دنیا کے فائدہ کے لئے دانستہ پبلک کو دہوکا دینا خسران مبین ہے۔ اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدى فما ربحت تجارتهم وما كانوا مهتدين

تالیف لطیف جناب حکیم مولوی خلیل احمد صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر

حسب فرمائش مولوی سید ارادت حسین صاحب احمدی رئیس

اور ین سابق مرید جناب مولینا محمد علی صاحب کانپوری ثم مونگیری۔ انجمن احمدیہ نے

مطبع اڈورڈ پریس مونگیر میں چھپوا کر شائع کیا

۱۹۱۳ء

ملنے کا پتہ۔ سید محمد عبد الغفار احمدی تاجر کتب بڑا بازار۔ مونگیر۔

ان حضرات کی خدمت بابرکت مین جو کہ عقل و انصاف اور خدا ترسی سے کام لیتے ہین۔ اور بیجا تعصب ناحق عداوت اور ملاہٹ کی صفت سے پاک و صاف ہین۔ اور جوش مخالفت مین تکبر اور نخوت کو عبادت نہ سمجھ بیٹھے ہین۔ بصد ادب گذارش ہے کہ رسالہ ہذا (برق آسمانی) کو محققانہ و منصفانہ نظر سے ٹھنڈے دل کے ساتھ از اول تا آخر مطالعہ فرما کر کوئی نتیجہ نکالین بلکہ ابو احمد کے فیصلہ اور اسکے لوازمات (تائیدی اشتہارات) کو بھی بالمقابل رکھینگے تو آپکو نہایت صفائی سے ظاہر ہو جائیگا۔ (ہان جسطرح اہلی دیونان و بلقان وغیرہ کی بدایمانی ظاہر ہو گئی ہے) کہ ہمارے مخالفین نے سچائی پر پردہ ڈالنے کے لئے ہر ایک مکروہ اور ناجائز طریق کو برتا ہے۔ اور اصل مقصد سے الگ ہو کر صرف دشنام دہی اور مغالطہ سازی کو صداقت کا معیار قرار دیا ہے۔ مین اُن رسائل یا اشتہارات کیطرف یا اُن بدزبانیون اور بے ادبیون کیطرف جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا انکے بلا فصل خلیفہ امیر المومنین سیدی و مولائی حضرت نور الدین ایدہ اللہ بنصرہ کی شان پاک مین استعمال کی گئی ہین ہرگز توجہ نکرتا کیونکہ مجرمون اور خطا کارون کی دشنام دہی اور بڑبڑاہٹ عدل و حکم (جج) کے صداقت کی کرسی کو ذرا بھی متزلزل نہین کر سکتی ہے۔ مگر اس خیال سے عوام کو ایسے حق پوش ناحق کوش کے تلبیس اور کتمان حق سے دہوکا نہ لگ جاوے اور ارباب انجے داعون کی مسموم ہوا عوام کو ہلاک نکر ڈالے اماطۃ الاذی عن الطریق پر عمل کیا ہے۔ درجنگی میان انصاب کے دروغ نامہ کے ذریعہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر مولف کا ایک جھوٹ بھی ثابت کرو تو ایکہزار سے زائد انعام دینگے انکی خواہش کو پوری کرنے کیلئے بالفعل مولف کے چند جھوٹ مین نے رسالہ ہذا مین دکھائے ہین۔ ابو احمد صاحب کی کذب بیانیونکو دیکھکر ہر ایک شخص جسکے سینہ مین انصاف ور دل اور دلمین سچائی اور خوف خدا ہوگا ضرور بول اوٹھیگا کہ ابو احمد صاحب نے اپنے رسالہ مین جھوٹ دہوکا فریب اور دجل وغیرہ کو کام فرمایا ہے۔ اب اگر مشتہر صاحب انعام موعود کے دینے سے انکار کرین تو ہم امید کرتے ہین کہ منصف مزاج ناظرین ہماری اس اپیل پر ضرور توجہ فرمائینگے۔ والسلام۔

خاکسار
خلیل احمد (احمدی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برق آسمانی

برخرمن مولف

فیصلہ آسمانی

اب آگیا ہے وقت ہزیمت جناب کا — طوطا اڑیگا عقل فضیلت مآب کا

اُترنیگا وہ غرور کا جن جو سوار ہے — یکلخت نشہ ہوگا ہرن اب جناب کا

مدت سے تھی جو آپ کے زنجیر پڑی ہوئی

گوشہ الٹنے ہی کو ہے اب اس نقاب کا

از احمدی

میرے معزز اور تعلیم یافتہ ناظرین سے یہ مقولہ پوشیدہ نہیں کہ "خشت اول چون نہد معمار کج تا ثریا میرود دیوار کج" ٹھیک اسی مقولہ کے ماتحت گم شدہ مؤلف ابواحمد رحمانی نے

[1] چونکہ صاعقہ ربانی - عتاب ربانی - تکذیب قادیانی - قہر ربانی وغیرہ اشتہاروں کا مضمون تقریباً ایک ہی ہے ہاں دشنام دہی اور بدزبانی کے الفاظ الگ الگ ہیں اسلئے حتی الوسع گالیوں کے الفاظ کو چھوڑ کر میں نے ہر ایک کا جواب اسی رسالہ میں دیدیا ہے - ضمناً میر جو ہر علیصاحب صندلپوری کی دروغ بیانی کا بھی جواب ہے - ناظرین سے درخواست ہے کہ ہماری مخالفین کے مذکورہ بالا اشتہارات کو سامنے رکھکر ہر ایک امر کو منصفانہ نظر سے مطالعہ فرمائیں اور واضح ہو کہ علاوہ جواب کے جو کچھ ہم نے لکھا ہے وہ صدائے بازگشت ہے یعنی گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے -

دینی کج فہمی نے فریب کا ایک قلعہ بنایا اور ہاتف ہوا خواہ کے نام سے صرف عوام اور جہلا کو دہوکا
دینے کے لئے ایک انعامی اشتہار نکالا اور بیہودے شرطون کا اس پر پشتہ دلوایا - ہمارے
اشتہار نشان آسمانی نے جب مولف کو بے نام و نشان کر دکھایا اسکی بنیاد کو ہلا ڈالا اور شرطون
کی خامی پر توجہ دلائی تو "جیو اینڈ لٹ جیو" کو اسپر ضد اور ہٹ ہوگئی اور اوسکی اکہڑی ہوئی بنیاد
اینٹ پتھر کو جوڑ توڑ کر دکھانے لگے - کہ دیکھو ہماری بنیاد کا تودہ ہنوز علی حالہ قائم ہے - نشان آسمانی
سے ہمارا کیا نقصان ہوا - مگر ناظرین - اب آپ جلد دیکھ لینگے کہ "برق آسمانی" اون کے خرمن
امید کو کسطرح خاکستر بناکر ہبا منثورا کر دیتی ہے - آپ تہوڑی سی تکلیف گوارا فرماکر جانبین کے
رسالون اور اشتہارون کو بغور اور غیر جانبدارانہ نظر سے مطالعہ فرما دین -

سچ تو یہ ہے کہ اشتہار نشان آسمانی نے فیصلہ آسمانی اور اسکے شرائط کا خاتمہ ہی کر دیا
اور مشتہر نے آجتک نہ اوس نیک طبع احمدی کا نام (جس نے بقول اونکے فیصلہ آسمانی کو
وقعت کی نظر سے دیکھا) شائع کیا اور نہ گمشدہ مولف کا حلیہ ہی بتایا - اب کسی وہابی کے
چیلہ کا نشان آسمانی پر آنا کانی یا کسی ورہنگی یا صلاق مونگیری یا عظیم آبادی کی کج مج بیانی
ایسی ہی ہے جیسے مدعی سست اور گواہ چست کی کہانی -

ایک نامعلوم الکیفیت اور مجہول الکنیت شخص کا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت
مین اگلے مکذبین اور نکتہ چین کا پس خوردہ کہاکر اور ایڑی چوٹی تک کا زور لگاکر ایک رسالہ لکہنا
اور خود روپوش ہو جانا تعجب اور راز سے خالی نہین - بعض لوگون کا بیان ہے کہ ان اشتہار روان
کی گرم بازاری مین بہی اسی شعلہ رو کی چنگاری ہے جب ہی تو اوس نے تیسری شرط بالکل اپنے

سلہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکذبین خصوصاً مولف فیصلہ آسمانی اور اسکے حاشیہ نشین چونکہ ثناء اللہ ابن حزر جیو
کی سخت کلامی کے سنگ زیرے چننے والے ہین - اسلئے مین نے جواب مین آسانی پیدا کرنے کی غرض سے بجائے
ہر ایک کو مخاطب کرنے کے "جیو اینڈ لٹ جیو" جیسے جامع اور مختصر لفظ کو انتخاب کیا ہے - ہمارے مخالفین اسر
سے برے معنی نہ لین اور یہ اصطلاح مین صرف اسی وقت تک قائم رکہونگا جب تک کہ مجکو اور ہماری جماعت
کو ہمارے اصلی خطاب "احمدی" اور "جماعت احمدیہ" کے سوا اور کسی برے خطاب سے مخاطب نہ کیا
جائے ۱۲ - ن

فیصلہ اور اختیار کی رکھدی ہے - کیونکہ ابراہیم حسین خان یا فرید الحسن صاحب میں اتنی بھی قابلیت نہیں کہ شائع شدہ اشتہاروں یا رسالوں کو صحیح طور سے پڑھ دیں - کیا جناب مولوی محمد علی صاحب کانپوری ثم مونگیری یا عالی جناب مولوی حاجی محمد عمر صاحب - ابراہیم حسین خان صاحب یا فرید الحسن صاحب سے اپنے اور دو چار معززین شہر کے سامنے پڑھوا کر انکا حلفیہ بیان لے کر شائع کر سکتے ہیں - کہ ان دونوں نے ہمارے سامنے شائع شدہ اشتہاروں اور رسالوں کو صحیح صحیح پڑھا اور مطلب سمجھا دیا اور حلفیہ بیان کیا کہ جو مضمون کہ ہمارے نام سے شائع ہوتا ہے وہ ہمارا ہی لکھا ہوا ہوتا ہے - کوئی دوسرا روپوش مولوی ہمارے نام سے شائع نہیں کرتا - بہر کیف مشتہر نے جن ناجائز شرطوں کے ساتھ مجیب کو مقید کرنا چاہا ہے وہ یہ ہیں -

پہلی شرط یہ کہ رسالہ کی اصل باتوں کا جواب ہو **جسکی تشریح میں کرونگا**

دوسری شرط یہ کہ حکیم نور الدین صاحب خود جواب دیں یا کوئی دوسرا جواب دے - مگر حکیم صاحب اسپر لکھدیں کہ جو کچھ اسمیں لکھا ہے وہ صحیح ہے اور فیصلہ آسمانی کا پورا جواب ہے -

تیسری شرط یہ کہ حضرت مولف (وہی مولف جسکا پتہ نہیں) فیصلہ آسمانی اسے دیکھکر مختصر ریمارک کر دیں -

چوتھی شرط یہ کہ طرفین سے تین یا پانچ حکم (سرپنچ) مقرر کئے جائیں وہ ان تینوں تحریروں کو دیکھکر فیصلہ کر دیں کہ یہ ٹھیک ہے -

ناظرین دربھنگی مشتہر کی تمام لغویات کا جواب دینا میرا فرض نہیں تھا بلکہ میرا فرض یہ تھا کہ اوسکے شرائط کے حسن و قبح پر نظر کرکے بعد طے پانے شرائط رسالہ مذکور کا جواب دوں رسالہ مذکور کے جواب ہی میں انکے سارے اعتراضات کا (جو کہ رسالہ مذکور کا ہی انتخاب ہے) جواب آجانا لازمی ہے اسلیئے میں نے ان لغویات کیطرف توجہ نہ کی - اور ہر گز کسی عقلمند انسان کا کام نہیں کہ اصل مدعا سے الگ ہو کر غلط بحث کرے - اسی غرض سے میں نے دربھنگی مشتہر صاحب کو لکھا کہ اصل باتوں کی تشریح جبکہ آپکے اختیار میں ہے تو آپکو چاہیئے تھا کہ پہلے اصل باتوں کی تشریح

شائع کرتے - پھر انعامی اشتہار دیتے اور استدعا کی کہ پندرہ روز کے اندر اصل باتوں کی تشریح شائع کیجئے - تقریباً تین ماہ کے عرصہ کے بعد ایک اشتہار شائع کیا گیا جس پر فریب دہی کی غرض سے کوئی تاریخ نہیں لکھی گئی لیکن افسوس کہ اسکے راقم نے اپنی غلط عبارت کی ایسی توجیہ کی جس پر ایک بچہ بھی مدعی علم و فضل کی اردو دانی پر تعجب کرے گا (جسکا ذکر آئندہ آئیگا) - اور دوسری شرط کو مین میں معنی کر لا حاصل قرار دیا کہ یہ ایک تحکم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایداللہ بنصرہ ہی اسے لکھدین جبکہ خود ابو احمد رحمانی مولف فیصلہ آسمانی نے رسالہ مذکور کے ٹائٹل پیج اور صفحہ ۱۵، ۲۳، ۴۳، ۶۰ پر ہر ایک احمدی کو مخاطب کر کے اونسے جواب چاہا ہے تو پھر سیدنا حضرت امیر المومنین ایداللہ بنصرہ سے بموجب شرط نمبر ۲ لکھانے کی مجیب کو ضرورت نہیں اگر ضرورت تھی اور ہے تو مولف کا بار بار ہماری جماعت احمدیہ کو جواب کے لئے مخاطب کرنا سخت غلطی اور حماقت ہے - اور نہ کسی احمدی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اپنے امام اور اپنے امیر کو کسی بات کیلئے مجبور کرے اگر اپنی خواہش سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام خود کچھ لکھدین تو مجیب کی خوش قسمتی اور نیز برکت کا موجب ہے تیسری شرط مین مشتہر کی بزدلی اور کمزوری ظاہر ہوتی ہے - یہ ممکن ہی نہیں کہ جس شخص کی علمی پردہ دری ہو اور دلائل و براہین خصوصاً حجت معقولی سے جسکی عریانی دکھادی جائے وہ اپنے حریف کی کتاب پر اچھا ریمارک لکھے - اگر کہا جائے جیسا کہ انکا بیان ہے کہ مختصر ریمارک سے مطلب جواب الجواب ہے (اگر کسی ڈکشنری مین مختصر ریمارک کے معنی جواب الجواب ہو) تو بھی یہ صریح بے انصافی ہے کہ مجیب کو جو کہ مولف کا مدمقابل اور خصم ہے اسکے جواب الجواب کے جواب دینے کا موقعہ ندیا جائے اور ایک کی دو دو تحریرین اور ایک کی صرف ایک ہی تحریر منصفون کے سامنے پیش ہو - اسلئے مجیب کو مولف کا لا مقابل نہ سمجھکر حضرت خلیفۃ المسیح ایداللہ بنصرہ کو مولف کا مدمقابل سمجھنا خطرناک غلطی اور ناقابل معافی جرأت ہے - ناظرین اگر اب بھی آپکی سمجھ مین یہ باتین نہ آئی ہون تو لِلّٰہ آپ پھر اسپر نظر ثانی کرین اور ہمارے اشتہار نشان آسمانی کو بھی سامنے رکھین -

مجھپر الزام لگایا گیا ہے کہ مین نے مولف کی توہین کی ہے حالانکہ بجز حقیقت الامر کے ایک

لفظ بھی بدزبانی یا توہین کا مین نے استعمال نہین کیا۔ یہ لکھنا کہ "دربھنگی مشتہر صاحب نے اسکا بھی اشتہار کیون نہین دیدیا کہ اگر کوئی شخص مولف فیصلہ آسمانی کو ڈھونڈ نکالے اور بکڑ پائے تو ایک لاکھ روپیہ انعام لیجائے۔ پھر تو مفت مین انکی شہرت ہوجاتی کہ کیسا خفیہ اور سینہ بسینہ کا راز ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ انعام شائع کرنے پر بھی کوئی احمدی انعام نہ لے سکا صرف کتاب ہی لاجواب نہین بلکہ اسکا مولف بھی لاجواب ونایاب ہے" کیا توہین مین داخل ہے؟ مین تو نہین سمجھ سکتا کہ نشان آسمانی کو کوئی منصف مزاج انسان دیکھکر توہین یا بدزبانی کا الزام لگائیگا۔ بیشک زید وبکر کی مثال دیکر منصف مزاج انسان کی سمجھنے کے لئے شرائط مذکورہ پر ضرور روشنی ڈالی ہے قبل طے پانے شرائط کے زید کی بدلگامی اور دروغ بیانی کا ثبوت دینا میرا فرض نہین۔ اور پھر بھی مین کہتا ہون کہ اگر مین گم شدہ اور لاپتہ مولف کو کوئی غیرت وہ لفظ لکھون تاکہ وہ اس علمی دنگل مین تشریف لائین تو بھی مین مورد طعن نہین ہوسکتا کیونکہ صحیح معنی مین مولف کا تشخص اور ہیولیٰ بھی قائم ہی نہین ہوا ہے۔ مین نے سنا اور ہمارے دوستون نے غیر احمدیون کی خوشامدین کین تمنائون کا اظہار کیا کہ اس پردہ نشین مولف کا ٹھکانہ بتائین لیکن سب بےسود ثابت ہوا۔ بعض لوگون کے کہنے پر ہمارے مخدوم مکرم عالیجناب حضرت مولینا مولوی ابوالمجد محمد عبدالماجد صاحب بھاگلپوری مدظلہ نے جناب مولوی محمد علی صاحب کانپوری ثم مونگیری کو متواتر چھ قطعہ خط لکھے کہ مولنا بعض لوگ آپ ہی کا نام بتاتے ہین اور فیصلہ آسمانی کی تالیف کو آپ ہی کی طرف منسوب کرتے ہین اگر واقعی ابواحمد رحمانی آپ ہی کی کنیت شریف ہے تو پھر چھپانے کی کوئی وجہ نہین فرمایئے۔ اور اگر آپکے علم مین کوئی دوسرا مولوی ہے تو آپ سے مودبانہ درخواست ہے کہ اس کو بھی ظاہر کر دیجئے۔ یا لکھدیجئے کہ مجکو اسکا علم نہین۔ مولنا ممدوح الصدر نے تقریباً ہر ایک خط کا جواب دیا۔ کسی مین نرمی کسی مین گرمی دکھائی (اپنے وقت پر جب وہ خطوط شائع ہونگے تو ناظرین کو لطف آئیگا۔) لیکن پتہ کی بات ایک بھی نہ کہی اور آخر مین غصہ ہوکر لکھدیا کہ "مین معذور ہون۔" (اصدق مونگیری شیخ پھولی اور دربھنگی و عظیم آبادی صاحبان دلمین خوب سوچین اور پکر رسہ کر سوچین کیونکہ مولنا کیطرف جھوٹ منسوب کرنا بے ادبی مین داخل ہے۔) کسی کتاب کے مولف کا پورا نام اور پتہ ظاہر

کرنے مین معذوری کیسی ہے کچھ تو کالا کالا ضرور ہے -

آہ کیا مکر- فریب - دہوکا - جعل - تنگ حوصلگی کی کچھہ اور بھی تعریف ہے - کیا اخلاقی جرم اسکا نام نہیں - مولوی محمد کہلا کر تقدس اور بزرگی کے جامہ مین رہکر مولف کا اپنے کو چھپانا سخت افسوسناک ہے - دنیا مین سب سے زیادہ خطرناک وہ شخص یا وہ سوسائٹی ہے جو مذہب کی آڑ مین خفیہ کارروائی کرے -

ناظرین آخر وجہ کیا ہے کہ یہ لوگ مولف کا پورا نام اور پتہ ظاہر کرنا نہین چاہتے ہین -

"کچھہ تو ہے جسکی پردہ داری ہے" اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال رہی تو مین مولف کا گوشۂ نقاب اولٹ کر ہی رہونگا - "مجھسے چھپے رہینگے وہ ایسے کہان کے ہین" - ممکن ہے کہ بعض لوگ یہ کہدین کہ مولف کی پردہ دری کے پیچھے کیون پڑ گئے ہو - انکی باتون کا جواب دو خاص الینے کیا کام ہے - ایسے لوگون کو مین بھی کہونگا کہ آخر وہ پردہ نشین کیون ہو گئے ہین ؟ اگر ایسے ہی انکو علمی رزمگاہ مین آتے ہوئے شرم وحیا مانع تھی تو غیر محرم پر ناجائز آوازہ کسنے کی کیا ضرورت تھی - ترا چہ گفت کہ

اے نازنین زیر پردہ برآ زغمزہ بر صف مردان شیر افگن زن - **اولاً** تو جبتک شرط نمبر ۳ ہے مجکو انکی ضرورت اور تلاش ہے - **ثانیاً** جواب دینے کا ایک طرز یہ بھی ہے کہ سائل کے قول اور اسکے مسلمہ عقائد اور اسکے خیالات سے ہی اسکو ملزم کیا جائے اور یہ ہو نہین سکتا جب تک اوسکی حقیقت معلوم ہو - کہ سائل کس عقیدہ اور مذہب کا انسان ہے آیا وہ مسلمان ہی یا دہریہ - اگر وہ صاحب تالیف وتصنیف ہے تو اور بھی احقاق حق کا ذریعہ نہایت آسانی سے نکل آئیگا **ثالثاً** یہ کہ مولف فیصلہ آسمانی نے اپنے رسالہ مین خود ہی احمدیون مخاطب کرکے جواب چاہا ہے - بلاحظہ وجوہات صدر ناظرین خود انصاف فرماوین کہ مولف کے پتہ کی ضرورت ہی یا نہین ؟

حقیقت مین ناظرین - خزہ جیوئی کپنی کے اشتہارون کے جواب دینے کی مجکو چندان ضرورت نہ تھی کیونکہ ہمارا اشتہار نشان آسمانی اوسکی ژولیدہ بیانی ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے - لیکن اس خیال سے کہ عوام کو اسکی کذب بیانیون اور مغالطہ سازیون سے دھوکا نہ لگ جائے - مختصر جواب

درج ذیل ہے۔

نمبر۱ ایک وہابی کے ساختہ پرداختہ کا بیان ہے کہ شرائط نے مرزائیون کو جواب دینا مشکل ترکردیا۔ دربھنگی مشتہر صاحب دیکھا آپکے حمائتی نے بھی اس بات کو تاڑ لیا کہ شرائط مشکل ترین۔ کیون مشکل تر اور ناممکن العمل نہون جبکہ رسالہ مذکور کی اصل باتون کی تشریح جواب دینے پر بھی آپ ہی کے اختیار مین ہو۔ مولف لاپتہ ہو۔ اور آپنے مطلب کا ریمارک لکھانا آپکے قبضہ قدرت مین ہو۔ اور لطف تو یہ کہ پھر بھی وہابی جرگے کہے جاتے ہین کہ جواب دو اور انعام لو۔ آہوزتو آموختہ ہنگام رمیدن + رم کردن و برگشتن و گردیدن و دیدن۔

نمبر۲ یہ لکھنا کہ یہ عادت مرزا صاحب ہی کی تہی کہ اپنے مخالف مشاہیر علما اور مشائخ کی اسماے گرامی اپنی کتابون مین لکھکر انکو مخاطب بنائین مگر سب کے پاس کتاب نہین بھیجین جناب شاہ بدرالحسن صاحب سجادہ نشین پھلواری اور مولنا محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ کا بیان ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب انجام آتہم نہین بھیجی۔

مہولوی مولوی کا یہ بیان قابل وثوق نہین کیونکہ اس کا شجرۂ مذہب اس شخص سے جاکر ملتا ہے جسکا بیان ہے کہ جہوٹ بول کر انسان متقی رہ سکتا ہے۔ ثبوت کیلئے دیکھو اہلحدیث ۲ر دسمبر ۱۹۱۱ء۔ جناب مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ کو شکایت کرنیکا حق ہی کو نسا ہے جن مشاہیر علما اور مشائخ کے نامون کی فہرست کتاب انجام آتہم مین دی گئی ہے اسمین مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ کا نام ہی نہین ہے۔ اب یا تو مہولوی مولوی جہوٹہا اور رلاغی ہے یا جناب مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ کی مان نہ مان مین تیرا مہمان والی حالت ہے۔ مگر یہ بات جناب مولوی محمد علی صاحب کی شان سے بعید معلوم ہوتی ہے۔ یقینی یہ بدیہی جہوٹ مہولوی بے حیا کی تصنیف ہے۔ اسی سے قیاس ہوتا ہے کہ جناب شاہ بدرالحسن صاحب سجادہ نشین پھلواری سنے بہی مہولوی مولوی سے ہرگز نہ کہا ہوگا کہ مجکو کتاب انجام آتہم نہ ملی ضرور یہ مہولوی

مکاوجل اور فریب ہے - ہان جناب شاہ بدر الحسن صاحب سجادہ نشین پہلواری کتاب انجام آتھم کے
نہ ملنے کا اشتہار بذات خود شائع کرین اسوقت مین انکو جواب دونگا - یہ مین نے ہرگز نہین لکھا کہ
مجکو اشتہار یا رسالے ملتے ہی نہین بلکہ مین نے یہ لکھا ہے اور بہت سچ لکھا ہے کہ دقت سے ملتے ہین
بلکہ بعض وقت قیمت دینے پر بہی نہین ملتے ہین - مین پہر کہتا ہون کہ بعض پرچے ایسے بہی ہین
جنکو جماعت احمدیہ سے تعلق ہے وہ نہایت خفیہ طریقہ سے غیر احمدیون مین شائع ہوئے ہین
جسکا کافی اور وافی ثبوت میرے پاس ہے خدا نے چاہا تو کسی خاص موقع پر مین اسکو ظاہر کرونگا
یہ لکہنا کہ کلکتہ - بنارس - یا حیدرآباد وغیرہ مین اشتہارات خوب بٹے اور تقسیم ہوئے - یہ تو میرے
لکھنے کا اور بہی ثبوت ہے کہ بالا بالا خموشی کے ساتہہ بدگمانی پہیلائی جاتی ہے - باوجود پیچ در پیچ باتین
بنانے کے "جیو اینڈ کو" کا کوئی ممبر یہ ثابت نہ کر سکا کہ مین نے تمکو رسالہ فیصلہ آسمانی دیا ہے
انکے آپس کی اختلاف بیانی ہی جو کہ انکے اشتہار و ضمیمہ ہے انکی تکذیب کر رہی ہے "فلان نے
فلان کو دیا اور فلان سے آپکو ملگیا ہوگا" کے لکھنے سے کسقدر مشتہر کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے بقول
دربھنگی مشتہر اگر مان بھی لیا جاوے کہ "سعید الحسن مختار یا شمسو میان تمکو کسی ذریعہ سے مل بہی گیا ہو تو
کچھ ضرور نہین کہ مجکو بہی مل جائے - ہمارے غیر احمدی احباب خوب جانتے ہین کہ عرصہ سے مونگیر مین
انجمن احمدیہ (جو کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی شاخ ہے) بفضلہ تعالی قائم ہے جسکا مین خادم (سکریٹری)
ہون اگر ہمارے مخالفین کو احقاق حق منظور ہوتا تو بغیر طلب ہمارے پاس جو پرچہ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے
خلاف شائع کرتے بہیجدیا کرتے جیساکہ نشان آسمانی کے شائع ہونے کے بعد اب بہیجدیا کرتے ہین
جسکا مین مشکور ہون -

نمبر ۴ معزز ناظرین اب آپ ملاحظہ فرماوین کہ حزب جیوئی سماج نے ہماری مضبوط گرفت
سے کیسا گہبرا کر پیچ و تاب کہانا اور غصہ مین کیطرح منہ سے جہاگ نکالنا شروع کر دیا ہے جسکا
اندازہ اوسکے اشتہارات ہی سے ہوتا ہے - اور اپنے "حکیم" ہی اسنے اندھا - مجنون - سرسامی
کہدیا - لائق اور دانا طبیب کا شیوہ نہین کہ مریض کی دشنام دہی اور بحرانی بڑبڑاہٹ پر رنجش کا
اظہار کرے - نادان مریض تو اچھے کو برا - دوست کو دشمن اور شیرین کو تلخ سمجھتا ہی ہے - تلخ

دوا اُنکا گھونٹ حلق سے اوتارنے مین مچلنا۔ ہاتھ پاؤن مارنا انکا کام ہی ہے۔ ایکن اس [illegible]
حالت تو اور بھی عبرتناک اور حسرتناک ہے جس نے اپنے مسیحا ہی کو اپنا دشمن سمجھا۔ سچا تھا لیکن
کیا لیکن روحانی طبیب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے روحانی روگ کا علاج نہین کرایا۔

نمبر ۵ دربھنگی مشتہر کا یہ لکھنا کہ پہلی شرط یہ کہ اصل باتون کا جواب ہونا چاہئے جسکی
تشریح مین کردونگا۔ معمولی نوشت وخواند کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ دوسرا جملہ صاف بتا رہا ہے کہ
جواب طلب باتین اسی اشتہار مین ہین۔ سبحان اللہ کیا آپ کی نوشت وخواند ہے اور کیا آپکا
جملہ ہے (نہین جگہ ہے) دربھنگی میان صاحب کیا مذکورہ بالا جملہ صاف بتا رہا ہے کہ جواب طلب
باتین اسی اشتہار مین ہین۔ کیون حیا کا لنگا دیجی کو کہن ﴿ بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن۔

شیخ مہولی نے بھی شیخ شوخ میانجی نذیر حسین اپنے روحانی بابا اعظم کی پیروی کر کے
مجکو بے طرح صلواتین سنائی ہین اور ہماری گرفت پر جھنجھلا کر اور مجکو اردو سے بھی جاہل وناآشنا
بتا کر لکھا ہے کہ زیر خط کی عبارت اصلی باتون کی تشریح ہے۔ دسوین سطر سے آخر تک کی عبارت
اصل باتون کی تشریح ہے اس جواب کے برحق ہونے پر "جیوا اینڈ کو" کو اسقدر وثوق اور ناز ہے کہ
اسکا ایک ممبر غصہ اور جلال مین آکر اپنے اشتہار مین اسوجہ سے اردو زبان پر اظہار نفرین کرتا ہے کہ
اس زبان مین مجکو برا کہنے کے لئے کافی الفاظ نہین یا بہ الفاظ دیگر دشنام دہی کی مکمل ڈکشنری
نہین۔ مین صلاح دیتا ہون کہ بالفعل وہ اہلحدیث کا کورس یا دکرے جسمین الف سے لیکر یا تک
کی ساری گالیان جسقدر کہ اسکے آتھرے ہوسکین جماعت احمدیہ اور اسکے مقدس امام کی
شانِ پاک مین استعمال کی ہین یہ کورس اسکو ابن حزر جیوہی کے بک ڈپو مین ملیگا۔

اے بخدیو! ضد۔ ہٹ۔ تعصب۔ بدزبانی سے کیا تم حق بات کو بھی چھپادوگے تمہارے
فیصلہ آسمانی کے راقم نے شرائط مذکورہ کے لکھنے مین ایسی ابھری ہوئی غلطی کی ہے یا دانستہ
چالبازی کی ہے جسکو تم کسیطرح مٹا نہین سکتے اور اس پر پردہ ڈال نہین سکتے! اب مشتہر کی

جہان گود دیا او سکے رازم لوگو سو! سنو! فیصلہ آسمانی کی عبارت یہ ہے کہ رسالہ کی "اصل باتونکا جواب ہو جسکی تشریح مین کرونگا" کیا یہ جملہ زمانہ آیندہ پر دلالت نہین کرتا؟ اگر دسوین سطر سے آخر تک کی عبارت شرط نمبر اول کی تشریح ہے تو "اعلی نوشت وخواند" کے معنی کو اسطرح لکھنا چاہئے تھا کہ "رسالہ کی اصل باتون کا جواب ہو جسکی تشریح مین نے ذیل مین زیر خط کر دی ہے" یا "ذیل مین کرونگا"

بولو! میان جی کے چیلہ! اشتہار مذکور مجکو کسی اُردو دان سے پڑہنا چاہئے یا تم کو اشتہار مذکور کے سمجھنے مین ہم اندہے - مجنون - سرسامی ہو گئے تھے اور نادانی وجہالت کا ثبوت دیا یا علم وفضل کے مدعی صاحب فیصلہ آسمانی نے؟ مین تو یہی کہونگا کہ یہ غلطی نہین ہے - بلکہ مشتہر کا دانستہ فریب ہے - دربھنگی صاحب مجکو لکھتے ہین کہ مین "لفظی اور ذاتی بحثون مین مشتاق ہون" تو کیا مین نفس بحث سے الگ ہو کر غلط بحث کرون تو آپ خوش ہونگے - یا آپکی لفظی اور معنوی غلطیان نہ دکھاؤن تو مجھسے راضی رہینگے؟ آپنے تو اسی غرض سے ایسی عبارت لکھی تھی کہ وقت پر کہدین کہ اصل باتون کا جواب نہین ہوا اور شور وغل مچا کر اصلی جواب پر پردہ ڈال دین تاکہ مولف فیصلہ آسمانی کا سربستہ راز کھلنے نہ پائے چنانچہ اس فریب کی پیش بندی کا اقرار خود آپنے اپنے[1] دروغ نامہ مطبوعہ الپنچ اخبار پریس کے صفحہ ۲۳ سطر آخر مین کر لیا ہے کہ "اسی فریب کی پیش بندی کے واسطے پہلی شرط لگائی ہے" ناظرین دیکھا آپنے فریبانہ شرط کا اقرار - جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے -

نمبر ۶ تیسری شرط کا مطلب سمجھنے مین بقول دربھنگی صاحب ہمنے "اپنی نادانی نافہمی اور جہل مرکب ہونے کا ثبوت دیا ہے" "خاک نہین سمجھا ہے" "خامہ فرسائی کی ہے" "گول گول الفاظ ڈہالے ہین" یا مولف فیصلہ آسمانی کے ہواخواہون نے چکنی چپڑی باتین بنا کر پردہ نشین مولف کے چہرہ پر ایک اور نقاب آئل کلاتھ کی بھی ڈالنیکی کوشش کی ہے تاکہ آپ خجالت کا اثر بھی محسوس نہو - ہماری گرفت سے عاجز آکر ہمارے مخالفین کیسی بہکی بہکی باتین

[1] دروغ قادیانی منتخب از لمعۃ الشان آسمانی ۱۲

ہوا خواہون نے مجکو۔ جاہل۔ نافہم۔ صرف ونحو زیادہ پڑہا نہین وہ بہی مختصر و مسلم کو پہلا دیا ہوگا"
آخر تمہی صلاحیت کہان کہ علامہ کی تحریر سمجھ ۔ وغیرہ لکہدیا۔ سچ بتاؤ پردہ نشین مولف کے شمع رو کے
پروانو! کیا یہی نیا علمی اعتراض منتخب از فیصلہ آسمانی ہے؟ بولو! مولف کے چلمن کی تیلیو!! کیا یہی
جواب ہے ہمارے مطالبہ کا؟

ہر ایک معقول پسند انسان پر ابواحمد مولف فیصلہ آسمانی صاحب کا علمی مبلغ ظاہر ہوگیا
اور دینی غیرت کا پتہ چلگیا جبکہ اسنے نامور زمانہ کی عداوت مین قرآن پاک پر بہی ہاتہ صاف کیا
اور اپنے رسالہ کے صفحہ ۵۵ پر لکہدیا کہ" قرآن مجید کے طرز بیان سے جو واقف ہین وہ جانتے ہین کہ
اس مقدس کتاب مین معقولی طور پر حجتین نہین پیش کی گئی ہین بلکہ سچی اور حقانی باتین ہین"۔ خانہ
نشین مولف کے حاشیہ نشینو! تم ہی بتاؤ کہ کیا سچی اور حقانی باتین حجت معقولی سے خالی ہوتی ہین
یا حجت معقولی سے خالی رہکر بہی کوئی عقلمند کسی بات کو سچی اور حقانی کہ سکتا ہے؟ وہ قرآن عظیم جوکہ اپنے
ساتہ چمکتے ہوئے دلائل رکہتا ہے۔ جوکہ براہین اور حجج کا آراستہ وپیراستہ صف بہ صف لشکر اپنے ساتہ
رکہتا ہے اور ہر ایک دعوی کے بعد حجت معقولی پیش کرتا ہے۔ **تعقلون۔ تدبرون۔ تفکرون**
جیسے الفاظ سے عقل انسانی کو مہمیز لگاتا ہے۔ ایسی ناطق کتاب اور ایسے برہان مبین" کو ابواحمد صاحب
لکہتے ہین کہ حجت معقول سے خالی ہے۔ کیا ہی نیا علمی اعتراض ہے جو مولف فیصلہ آسمانی نے اپنے رسالہ
مین لکہ مارا ہے۔ اور لطف یہ کہ اوسکے ہواخواہون نے اوسکی اس بدعقیدگی پر پردہ ڈالنے کی کوشش
کی ہے۔ خدا سے ڈرو لوگو! اگر اس قسم کی باتون کے لکہنے سے کوئی شخص علامہ کہا جاسکتا ہے تو دشمن
اسلام پنڈت لیکہرام کو بہی تمہین علامہ کہنا چاہئے۔ اسنے بہی قرآن مجید اور اسلام پر اسی قسم کے
اعتراضات کلیات آریہ مسافر مین کئے ہین اور چونکہ مولف جیسے مولویون نے اسکی پیٹہ ٹہونکی ہے
اسلئے وہ ان عقل کے یتیمون کا بہی ذکر کرتا ہوا لکہتا ہے ؎

دخل در دین ز علم و عقل حرام   سنت عالمان اسلام است

اسپر بہی اگر کوئی شخص ابواحمد صاحب کو علامہ کہے تو اسکی صریح غلطی ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ معاذ
قرآن پاک کو بدعقلی کی باتین کہنے مین مولف فیصلہ آسمانی پنڈت لیکہرام آریہ کا خوشہ چین ہو سکتا ہے

ہماری اس گرفت پر نقاب دار مولف کی ہان مین ہان ملانے والون نے مولف کی غلطی اور خام عقلی پر پردہ ڈالنے کے لئے نامعقول عذر کا ایک اور سیاہ غلاف چڑھایا اور صاف لفظون مین اقرار کرلیا کہ قرآن مجید منطق اور فلسفہ سے خالی اور علم معقول سے عاری ہے۔ دیکھو دربھنگی مشتہر کا درج نامہ ۔ ناظرین اسکا مفصل جواب اسی رسالہ مین آئندہ آپ ملاحظہ فرمائینگے تو آپ کو معلوم ہوجائیگا بفضلہ تعالے مولف کے علمی تکبر اور نخوت کو مین نے کیسا پارہ پارہ کیا ہے۔ اگر مولف فیصلہ آسمانی کے دلمین ذرا بھی انصاف ہوگا تو ضرور کہا اوٹھیگا کہ مرزا (خدا کا صلوٰۃ وسلام اُسپر ہو) کی عداوت نے میری قابلیت کی مٹی پلید کردی۔ کاش مین امام زمانہ کی ناحق عداوت نکرتا تو میرا علم اسطرح حبط نہوتا۔

نمبر۹ نمک سلیمانی والے نمکین مشتہر صاحب اگر تعصب سے الگ ہوکر انجمن احمدیہ کے اشتہارات اور رسائل کو کہ جنکا جواب آجتک شائع نہین ہوا ہے ملحوظ رکھتے تو اپنے دو ورقی اشتہار چہپانکو اسقدر ناز نہوتا۔ اور چند لایعنی رسالون اور اشتہار دن کا نام نہ گناتے۔ اور تو اور رسالہ "مباحثہ مونگیر" کے اصل مضمون و دعویٰ دارد و کا کسی نے جواب شائع کیا ؟ باوجودیکہ قبل شائع ہونے کے مولوی انور نے اپنے روئداد مین چہک بھی مارا تھا کہ مباحثہ مونگیر کا اصل مضمون تو شائع کرو۔ مگر جب شائع ہوا تو صدا برنخاست کا مضمون ہے۔ پھر رسالہ "واقعات بھاگلپور" کا کسی نے ابتک جواب دیا ہے ؟ اشتہار اتمام الحجۃ بر بھی ایسی چپکی ہے کہ جسکی انتہا نہین اس پر بھی شرم نہین آتی ۔ اور یہ لکھنا کہ "الہامات مرزا" مصنفہ مولوی ثناء اللہ عرصہ ہوا شائع ہوگیا ہے دو ہزار کے انعام کا اشتہار اسکے جواب لکھنے پر دیا ہوا ہے اب تک کسی مرزائی کی ہمت نہوئی۔ دو ہزار کی جھنکار اور مرزائیون کا سکوت خالی از علت نہین اگر کچھ ہمت ہی تو الہامات مرزا کا جواب لکھکر چھناچھن گنالو" نمکین مولوی صاحب اگر یہ چھناچھن اور یہ جھنکار آپکے گھر کے اندر ہی تک نہین بلکہ آپ اسکو باہر لانے اور دینے کی نیت رکھتے ہین تو مین آپکو مطلع کرتا ہون کہ بفضلہ تعالے مولوی ثناء اللہ کے مایۂ ناز رسالہ "الہامات مرزا" کا جواب ایک مشہور و معروف اہل قلم کی طرف سے ۲۳ جزو مین شائع ہوچکا ہے جسکا نام "**آئینہ حق نما**" جواب **الہامات مرزا** ہے مصنف نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے کسی اعتراض کو باقی نہین چھوڑا ہے

کتاب مذکور مکمل - مدلل - بارعب - اور متین ہے - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جن جن پیشگویون اور الہامات پر مولوی ثناء اللہ صاحب کا اعتراض ہے اوسکا نہایت پاکیزہ اور دلنشیں جواب ہے - احمد بیگ اور اوسکے داماد والی پیشگوئی کی صداقت کو بھی نہایت روشن طور سے ثابت کیا ہے - حضرت مولوی شیخ یعقوب علی صاحب تراب اڈیٹر الحکم کا تحمل قابل قدر اور لائق عزت ہے کہ اونہون نے مولوی ثناء اللہ جیسے بدزبان اور بدلگام اللسان (جو کہ بغیر جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کے راضی نہین ہوتے -) کے بالمقابل نہایت شستہ اور مہذب جواب دیا ہے - آپ ایسی ضخیم کتاب کو صرف تیرہ ۱۳ آنے مین منیجر الحق دہلی سے طلب فرماوین اور ایک ہزار نو سو ننانوے روپے تین آنے حضرت مولوی شیخ یعقوب علی صاحب کی خدمت مین بھیجدین - اگر آپ یا آپکے ولی النعمت صاحب جنکی نمک خواری کا آپ دم بھرتے ہین اپنے وعدے کے سچے ہین تو پھر اب دیر کیون کرتے ہین اپنے گھر سے جھنا جھن جھنا جھن نکال کر حوالہ حضرت مولوی شیخ یعقوب علی صاحب کے کردین ہان آپکو یہ بھی اختیار ہے کہ حوالہ کرتے وقت جتنا چاہین رو دھولین -

نمبر ۹ صدق مونگیری نے یہ کسطرح کہدیا کہ مجکو یا دیگر ممبران جماعت احمدیہ مونگیر کو وظیفہ ملتا ہے "چاندی کے ڈھلے ہوئے ٹکڑے نے چکا چوندھ لگادی" مین اونکو متنبہ کرتا ہون کہ آپ اسکی تردید جلد شائع کرین اور آئندہ سے جھوٹ کی غلاظت پر مُنہ مارنے سے توبہ کرلین - کس جاہل مفتری شریر اور حرامخور نے آپ کو کہدیا ہے کہ مجکو یا جماعت احمدیہ مونگیر کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وظیفہ ملتا ہے - لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن - شاید آپنے اپنے مجدد ابو احمد رحمانی صاحب کی وجہ معاش پر (جسکو کہ آپ ہی خوب جانتے ہونگے) قیاس کیا ہو یا اپنے ہمخیال علما کی حالت پر خیال دوڑایا ہو کہ جو غریب لوگون کا روپیہ طرح طرح کے مکر و فریب سے وصول کرتے ہین اور جنکے گذران کا ذریعہ عوام اور جہلا کی بخشش اور جود یا صدقہ و خیرات ہے - اور جو بغیر "چاندی کے ڈھلے ہوئے ٹکڑے کے نماز بھی نہیں پڑھاتے - چاہے وہ نماز پنجگانہ ہو یا عیدین - یا جنازہ !!

جنہنے اور ہمارے احمدی احباب نے اپنی جانون اور اپنے مالون اور اپنی ہر ایک عزیز سے

عزیز چیزون کو بھی اسلام اور خدمت دین کے لئے قربان کر دیا ہے - اور قربان کرنے کے لئے تیار ہین اور اللہ تبارک وتعالےٰ سے دعا کرتے ہین کہ وہ قبول فرمائے ! آمین -

ہان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤن کی برکت سے اگر اللہ تعالےٰ راضی ہو جائے تو یہ بہت بڑا خزانہ ہے جو کہ حاسدون کو چکا چوندھ لگا دیگا - صحابہ پاک رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے جب اپنی جانون اور اپنے مالون اور وجاہتون کو اسلام اور خدمت دین کے لئے قربان کر دیا تو پھر خدا نے بھی فدایان اسلام کو ایسی کچھ دولت - ثروت - عزت اسلامی مشن کی بدولت عنایت فرمائی کہ مخالفین کی آنکھین خیرہ ہو گئین اور حسد سے اسکو لوٹ اور ڈکیتی کا مال کہنے لگ گئے -

نمبر ۱ - دربھنگی صاحب کو ہمنے لکھا تھا کہ اس نیک طبع احمدی کا نام مع ثبوت پندرہ روز کے اندر مطبوعہ شائع کرے حالانکہ اس نیک طبع احمدی کا حوالہ دیتے وقت اسکے نام کے ساتھ کوئی انعام نہین مقرر کیا تھا مگر اب وہ انعام کے خواستگار ہوتے ہین تو خیر ہین انکی حجت کو بھی دفع کرنے کے لئے اور دروغ گو کو اوسکے گھر تک پہونچانے کے لئے مبلغ دس روپے کا انعام مقرر کرتا ہون - انکو چاہئے کہ تاریخ اشاعت رسالہ سے پندرہ روز تک اس نیک طبع احمدی کا نام جسنے رسالہ فیصلہ آسمانی کو وقعت کی نظر سے دیکھا ہے شائع کرین - اگر انہون نے شائع نہ کیا اور ادھر ادھر کے غلط الزامی جواب سے جان چھوڑانے کی کوشش کی تو پھر ایک راست باز اور منصف مزاج انسان پر نہایت صفائی سے ثابت ہو جائیگا کہ ہمارے مخالفین خصوصاً راقم اشتہار فیصلہ آسمانی جھوٹ بول بول کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف محض جھوٹی اور بالکل بے ثبوت باتین شائع کرتے ہین - اور ثبوت طلب کرنے پر منہ دیکھتے رہ جاتے ہین - دربھنگی صاحب کا یہ بیان کہ دو دن قریب ہے جب وہ حضرت خود ہی بالاعلان فیصلہ آسمانی کے حق مین فیصلہ دینگے اور مرزا صاحب کے صریح اقرار کذب کا اعتراف کرینگے " ایسے طرح ایک شخص مسمی میر جوہر علی صندلپوری نے بھی ایک کھلا کھلا اور بالکل بے ثبوت جھوٹ شائع کیا تھا اور جھوٹ کی نجاست خوری سے ذرا بھی کراہت

ظاہر کی تھی۔ مناظرہ مونگیر کے روز ہی آٹھ شخصوں کے احمدی ہونے پر ۲۶ رجون سنہ ۱۹۱۱ء کے ایک اشتہار مین یہ لکھ مارا کہ "انمین سے چار شخص جنکو مین جانتا ہون زاید ایک سال سے مرید ہین" میر جوہر علیصاحب کی اس تحریر پر ہمارے مکرم دوست مولوی سید وزارت حسین صاحب مولف مرۃ الجہاد نے اپنے ایک پمفلٹ مورخہ ۲۸ رجولائی سنہ ۱۹۱۱ء مین میر جوہر علی صاحب کو لکھا کہ مین آپکو مبلغ "پچاس روپیہ" انعام دونگا اگر آپ مناظرہ مونگیر کے بعد جو لوگ کہ غیر احمدی مولویونکی کرتوت دیکھکر احمدی ہوئے ہین انمین سے چار شخص تو کیا صرف ایک شخص کو بھی ثابت کردین کہ زاید ایک سال سے مرید ہے۔

ناظرین میر جوہر علیصاحب کے اس ڈھٹائی کے بعد اب انکی بے حیائی بھی ان ہی کے قول سے ملاحظہ فرماوین۔ اسکے جواب مین اپنے اشتہار مورخہ ۲۱ رماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کے صفحات مذکور پر لکھتے ہین کہ "ناظرین کامل ثبوت تو یہی ہے کہ یہ چار شخص بشمول اون چار آدمیون کے جنکو مین جانتا ہون بتاریخ ۲۹ جون سنہ ۱۹۱۱ء (روز مناظرہ) اسوقت مرزائی طریقہ پر مرید ہوئے ہین جسوقت کہ مرزائی علما ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کے مصداق ہوئے" اس کے بعد میر جوہر علی نے جھنجھلا کر اور بہت سی گالیان دیکر اشتہار مذکور کے صفحہ ۱۴ پر یہ لکھدیا کہ ہم ایسے انعام سے باز آئے وزارت حسین نے قادیانی مذہب سے تائب ہونے والونکی تعداد نہین لکھی انصافاً لکھنا ضرور تھا۔

نمبر ۱۱- دربھنگی مشتہر صاحب تیسری شرط اگر دہو کا اور فریب نہین تو مہربانی فرما کر پردہ نشین

ناظرین! یہ جوہر علیصاحب کون ہین یہ وہی صاحب ہین جنکی تصدیق انکی ساری جماعت تو کیا صرف دو مولوی بھی نہین کرتے ہین۔ اور نہ یہ کہہ سکتے ہین کہ ہین میر جوہر علیصاحب کو جانتا ہون۔ کہ یہ صالح اور دیندار انسان ہین اور مین اپنی جماعت کی طرف سے انکو اپنا جائز مباہل تصور کرتا ہون۔ ایسی بیچارے نے مباہلہ کا ایک اشتہار شائع کیا تھا اور اکثر بزرگان سلسلہ کو مخاطب کیا تھا۔ ان کی اس کس مپرسی اور بے اعتباری کی حالت کو دیکھکر ضرورت نہ تھی کہ انکے اشتہار کا جواب دیا جاتا لیکن اسوجہ سے کہ اس دیار مین باوجود نامی گرامی علما اور مجدد و محدث صاحبان کے ہوتے ہوئے بھی کسی صاحب کو جرأت نہوئی کہ اس طریقہ سے احقاق حق کرین صرف ایک اسی شخص نے ایسی قربانی پر آمادگی ظاہر کی۔ ہمارے مکرم دوست جناب مولوی۔ بقیہ صفحہ آیندہ

بقیہ صفحہ آیندہ

مولف کا پورا نام اور پتہ تحریر فرمائے ایک صاحب نے ایک خط میں ہمارے ایک محترم کرمفرما کو یہ
لکھا کہ مولف کا پتہ نہ بتانے مین آپ لوگون کے فطرت کی جانچ ہے انکو مطلع ہونا چاہئے کہ ہماری
فطرت بفضلہ تعالےٰ اسلامی ہے اگر مولف فیصلا آسمانی طبقہ اناث مین سے نہین ہین اور یقیناً نہین
ہین تو انکے زیارت کی تڑپ ہماری بے جا ہی نہین ہے۔ آپ مطمئن رہین اور انکو پردہ سے باہر نکالیں
مین ہرگز ناجائز حوصلہ نہین کرونگا۔ صدق مونگیری صاحب نے اسقدر تو پتہ کی لکھدی کہ حضرت ابواحمد
رحمانی صاحب مونگیر ہی مین رونق افروز ہین اور تمام خلائق اونکے فیض سے مستفیض ہو رہی ہے۔
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمہ آفتاب راچہ گناہ۔ جناب صدیق احمد صاحب نے صرف اسیقدر کافی
نہین مین اس خورشید لقا کے جمال جہان آرا کے دیدار کا نہایت مشتاق ہون آپ انہیں کہدین کہ
نکلو پردہ سے کہ مشتاق ہین محفل والے + منہ چھپاتے ہوعبث انجمن آرا ہوکر۔ اگر وہ پردہ نشین آپ
ہی کے محلہ مین مقیم ہے تو آپ کی ذات ستودہ صفات سے ہمین امید ہے کہ آپ ضرور اسکی زیارت کرائینگے
اسکے شیدائیون نے تو اتنا ہی نہین بتایا کہ وہ مونگیر ہی مین رونق افروز ہین اور لوگون کو مستفیض
بھی کرتے ہین۔ جناب صدق صاحب آپ ہی تو خیال فرماوین ایسے مبہم پتہ پر مجھکو ٹھیک کیونکر معلوم
ہو۔ مونگیر مین تو اسطرح بہت سے بے نام ونشان مسافر ادھرادھر کے فراری آیا ہی کرتے ہین۔ اور
تصنع اور ملمع سازی سے لوگون پر اپنا تقدس جماتے رہتے ہین۔ اگر نقلی کمل شاہ سے (اصلی کمل شاہ
جوکہ مظفرپور مین ایک بزرگ تھے انکا تو وہین وصال ہوگیا) جو کہ مونگیر اکثر فرود ہوا کرتے ہین اگر آپکو
شرف بیعت حاصل نہین تو آپ نے سنا یا دیکھا تو ضرور ہوگا کہ کسطرح علانیہ اور بے جھجک شراب پیتے
ہین بلکہ اسکے سارے لوازمات کو برتتے ہین۔ ارکان اسلام سے بظاہر کوئی سروکار نہین رکھتے کسقدر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۔ سید وزارت حسین صاحب مولف مرآۃ الجہاد نے میر جوہر علی صاحب کو انکی قوم کی طرف سے
جائز مباہل بنانے کے لئے یہ لکھا کہ اگر زیادہ نہین تو کم سے کم اپنی جماعت کے دو رشید مولوی صاحبان یعنے
جناب مولوی حاجی محمد عمر صاحب اور مولوی محمد علی صاحب سابق ناظم ندوہ سے یہ لکھا کر شائع کرین کہ مین میر جوہر علی
صاحب کو جانتا ہون اور اپنی جماعت کیطرف سے جائز مباہل تصور کرتا ہون اور تاریخ مباہلہ مقرر کرکے مجھکو اطلاع
دین تو مقام مباہلہ پر مجھکو موجود پائینگے ساتھ ہی ساتھ اسکے جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب نے بھی (باوجود
جماعت احمدیہ مونگیر مین معزز اور ممتاز ہونے کے انکو ضرورت نہ تھی) پھربھی انہون نے جماعت احمدیہ۔ بقیہ صفحہ آئندہ

خلائق ان کے فیض سے اپنے مذاق کے مطابق مستفیض ہوتی رہتی ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ بغیر کسی کے شناخت کرائے میں کیونکر یقین کروں کہ خلائق کو مستفیض کرنے والے مولف فیصلہ آسمانی کی اپنے اپنے ذہن کی جو آپنے انکے شناخت کی صرف اسقدر نشان بتائی کہ تمام خلائق انکے فیض سے مستفیض ہوتی ہے۔

نمبر ۱۲۔ اے شوخ اور بے باک انسان تو نے یہ کیا لکھدیا کہ "حضرت ابو احمد کے نام شوخیاں لطف سے خالی نہیں **ناخلف اولاد** کو دنیوی عزت حد سے زیادہ شاق گذرتی ہے

ناشکر ہوں تو ایسے ہوں افسوس تو یہ ہے **غلام احمد** پنجابی کو پہچانیں اور احمدی ہوکر **ابو احمد** رحمانی کو جو" مونگیر ہی میں رونق افروز ہیں اور تمام خلائق انکے فیض سے مستفیض ہو رہی ہے نہ جانیں[1]

اے کوتہ اندیش مولف فیصلہ آسمانی کی بے جا حمایت اور اسکی کورانہ تقلید نے تجکو کس حد تک پہونچا دیا۔ مذکورہ بالا عبارت کو پڑھ اور سوچ۔ ناخلف اولاد کا لفظ لکھکر اور **ابو احمد** کے لفظ چھوڑ کر دیگر تو نے صرف مجھہ ہی کو یا ہمارے امام ہمام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کو کھلے لفظوں میں گالیاں نہیں دی بلکہ اس پنجابی غلام احمدؑ کے آقا و مولیٰ سیدنا و شفیعنا حضرت احمد مصطفےٰ محمدؐ مجتبیٰ کی توہین کی اور معاذ اللہ گالیوں کا نشانہ بنایا۔ **ہیہات! ہیہات!! ماموؑر زمانہ** مہدئی اکانکی عداوت میں یہ لوگ کیسے بیباک ہوگئے ہیں۔ **الامان! الامان!! ایسی گالیاں** بھی **استعمال** کرنے لگے جسکا زد نبیوں کے سرتاج معصوموں کے **شہنشاہ احمد مصطفےٰ (فداہ ابی و امی)** صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مستجمع صفات پر پڑتا ہے اور مزے لیکر لکھتے ہیں کہ **ابو احمد کے نام سے**

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۔ بہار و بھاگلپور کے اعلیٰ رکن عالی جناب حضرت مولٰینا مولوی محمد عبد الماجد صاحب پروفیسر بھاگلپور کالج اور اس خادم سلسلہ (سکریٹری انجمن احمدیہ) سے تصدیق لکھا کر شائع کردی دیکھو الحکم اشتہار مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۱۱ء اور اسبات کے ثبوت کے لئے کہ قوم کے مقتدر انسان سے مباہلہ کیا جانا سنت میں داخل ہے ازروے حدیث دکھایا لیکن یہ بات میر جوہر علی صاحب کی سمجھ میں نہ آئی اور بہت سی گالیوں کے بعد یہ لکھا کہ مولوی سے اجازت لینا سنت نہیں ہے۔ ناظرین اب آپ ہی غور فرماویں اور بتاویں کہ ایک غیر معروف اور غیر مشہور و بے اعتبار شخص سے جسکو قوم نہیں مانتی ہو مباہلہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ اسکی قوم کے لوگ کہدینگے میں اس شخص کو اپنا پیشوا نہیں مانتا ہوں۔ اگر مباہلہ میں آکر مرگیا یا مغضوب ہوا تو گیا (الیٰ آخرہ)

[1] دیکھو اشتہار عتاب ربانی صفحہ ۹

نام سے شور مچانا لطف سے خالی نہین اور اسطرح یہ الزام احمدیوں کو دیتے ہین کہ نبیون کی توہین کرتا ہے ابو احمد رحمانی مولف فیصلہ آسمانی اگر احمد مصطفے محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی قسم کی توہین اشارتاً یا کنایتاً کو ناروا سمجھتے ہین توانکو چاہئیے کہ فوراً بذات خود اپنے اوپر مشتہر اور ایسی عبارت سے نفرت اور بیزاری ظاہر کرین ورنہ اہل اسلام پر نہایت صفائی سے ظاہر ہوجائیگا کہ قصداً اور جان کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو روا رکھتے ہین اور اسکے موئید ہین۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸ - ہوا و ہنیا ظیں ایسے انسان ہر روز مرا کرتے ہین" ہر ایک منصف مزاج انسان سمجھ سکتا ہے کہ مولوی سید وزارت حسین صاحب نے میر جوہر علی صاحب کو جائز مباہل بنے اور مباہلہ کو مسنون طریقہ پر لانے کی کوشش ناجائز طور سے نہین کی بلکہ ایسی بات جسکی جسپر عمل کرنے کے لئے خوشی سے وہ خود بھی تیار ہین - شیر اسلام حضرت مولوی میر قاسم علی صاحب کو معلوم نہ تھا کہ میر جوہر علی صاحب ایسے کس مرس انسان ہین - اونہون نے اونکو تعلیم یافتہ مولوی سمجھا ہوا تھا - اسی خیال پر انہون نے لکھا کہ "مولوی جوہر علی صاحب کا مباہلہ منظور" اور اسی لئے انہون نے انکے ساتھ کسی کے اقرار تصدیق کی شرط نہین لگائی اگر میر جوہر علی صاحب کو مباہلہ کرنا منظور ہوتا اور تصدیق کو خلاف منشا سنت سمجھے ہوئے تھے تو حضرت مولینا میر قاسم علی صاحب سے مباہلہ کر لیا ہوتا کیونکہ انہون نے کوئی شرط نہین لگائی تھی بلکہ صرف دعا مباہلہ مین ایک جملہ بانتمام ایک خدا ترس انسان کے لئے احقاق حق کی بہت سی صورتین ہین - لیکن وہ جسکی فطرت ہی ناپاک ہو وہ کیونکر ایسی باتون کو قبول کریگا جس مین سچائی کی روح پائی جاتی ہو - میر جوہر علی صاحب نے پھر گالیون کا ایک اشتہار نکالا - انکی ناپاک گالیون اور خبط حملون کو دیکھکر ہر ایک شخص نہایت آسانی سمجھ جائیگا کہ یقیناً یہ شخص اشتہار مباہلہ شائع کرنے کے بعد دیوانہ ہوگیا ہے - چنانچہ ہمارے دوست نے بھی ایسا ہی خیال کرکے اونکو انکی حالت پر چھوڑ دیا - اب پھر عرصہ کے بعد ایک روپوش شخص نے انکے نام سے ایک اشتہار شائع کیا جو کہ عید الفطر کے روز عیدگاہ مونگیر مین تقسیم ہوا ہے لیکن میر جوہر علی صاحب کی حالت زار پر مجکو افسوس ہے کہ اشتہار مباہلہ شائع کرنے کے بعد کس قدر انکی حالت ردی ہوگئی ہے - اسی اشتہار مین انکی ہجو بلیغ کی گئی ہے لیکن وہ اسکو سمجھ نہ سکے - انکو چاہئیے کہ اس اشتہار کو جو کہ عید الفطر کے روز انکے نام سے شائع کیا گیا ہے پڑھین اور شرمائین - اگر غیادار ہین - مباہلہ کا لفظ آتے ہی اسکا اثر ہوجاتا ہے اور اثر بھی ایسا وسیع کہ جس بے تعلق شخص کا نام چاہا لکھدیا تو ہمارے واسطے بہت وسیع میدان ہے مین بھی کہہ سکتا ہون کہ اس درمیان مین جسقدر کہ کثرت کے ساتھ طاعون کی موتین ہوئین اور غیر احمدی اسکے شکار ہوے اور جسقدر کہ غیر احمدیون پر غیر احمدیون نے ہی مقدمہ چلایا بلکہ جسقدر کہ میر جوہر علی کے طریقہ کے لوگ فالج مین - لقوہ مین - ہیضہ مین - ملیریا مین مرے - آتشک اور سوزاک - جذام اور رحمی امراض مین مبتلا ہوے - اور جس قدر کہ لوگ مختلف قسم کے جرائم کے سبب جیل خانہ گئے - عبور دریائے شور ہوے یہ سبب میر جوہر علی کے اشتہار مباہلہ (بقیہ صفحہ آئندہ)

ار مئی سنہ [illegible] - دوسرا اشتہار [illegible] ء -

ابواحمد رحمانی اور انکے ہوا خواہون کو چاہئیے کہ جلد توبہ کرین اور خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرنی سیکہین حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام پر اعتراض کرنا یا انکے نام پاک کے ساتھ تمسخر یا دشنام دہی سے پیش آنا کہیل نہین ہے انپر تمسخر اوڑانیکے لئے **ابوجہل** کی سی زبان فرعون کا سا دل مغضوب یہود کی سی شقاوت چاہئیے۔

نمبر ۱۳- شیخ مہولی نے اپنے شیخ الکل میانجی کے سنت کی پیروی کرکے کثرت کے ساتھ مغلظات سنائے ہین اسپر بہی اسکی طبیعت سیر نہوئی تو مجکو دہمکی دیتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت کی خواہش ہے کہ انکے گڑھے مردے اوکہاڑے جائین اور قادیان کرشن جی کے حلیہ لطیف زرد روئی وغیرہ بلکہ شریف مقبرہ بہشتی پر روشنی ڈالی جاوے۔ مین انکی خواہش پوری کرنے کے لئے تیار ہون۔ اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹)- دینے کا نتیجہ تہا- لیکن یہ ہماری بیہودگی اور بدتہذیبی مین داخل ہوگا اگر مین غیر متعلق لوگون اور غیر متعلق باتون کو میر جوہر علی کے اشتہار مباہلہ کا اثر کہون اور افسوسناک واقعات کو اسکے اثر مین شمار کرون- اور انکی موتین گناؤن- جنہون نے میر جوہر علی صاحب کو منہ لگانا بہی پسند نہ کیا یا مین غیر احمدی مگر معزز اور شریف خاندانکی آفتون اور مصیبتون پر قلم اوٹھا کر شریف انسانون کا ناجائز طور سے حسب قاعدہ میر جوہر علی دل دکہاون- میر جوہر علی صاحب کو ذرا شرم نہ آئی کہ مباہلہ کا اشتہار دیکر خود فرار اختیار کر گئے- اور اب بے تعلق لوگون کا نام لکہکر یہ ظاہر کرنے لگے ہین کہ منظوری مباہلہ کا یہ اثر ہوا- کیا انکو اپنی دروغ بیانی اور بدگوئی و بدزبانی کا محاسبہ خدا کے حضور دینا نہین-؟ یا مرنا نہین- میر جوہر علی- اور اسکا مددگار روپوش ہے" اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ"

• ہرگز مولٰنا مولوی محمد عبد الماجد صاحب یا خواجہ سید وزارت حسین صاحب کے یہان کسی کا انتقاد نہین ہوئین بلکہ مین کہ سکتا ہون میر جوہر علی صاحب کے اشتہار مباہلہ دینے کا یہ نتیجہ تہا کہ مناظرہ مونگیر مین حقیقتاً احمدیون کو اہل انصاف کے نزدیک فتح حاصل ہوئی مخالفین مولوی احمدی پرچے کے سننے کی تاب ہی نہ لا سکے اور اس ڈر سے کہ احمدی پرچہ کا جواب عربی زبان مین دینا پڑے گا اور نیز دلائل کی کمزوری سے شرائط مباحثہ کے خلاف معنی لگا کر مباحثہ کو بند کرا دیا اور یہ مکروہ عذر تراشا کہ شرائط مین مفہوم و مطلب سنانے کی قید نہین ہے حالانکہ شرائط مین مفہوم کا لفظ ہی صاف موجود تہا اور یہی اشتہار مباہلہ دینے کا نتیجہ اور مناظرہ کی فتح کا بین ثبوت ہے کہ بفضلہ تعالےٰ مناظرہ مذکور مین آٹھ شخص مولویون کی ناجائز کرتوتون اچہل کود کو دیکہکر احمدی ہو گئے (مفصل دیکہو رسالہ مباحثہ مونگیر اور رسالہ واقعات بہاگلپور مین) بہاگلپور مین عیدگاہ کا مقدمہ معظمی مکرمی عالیجناب حضرت مولٰنا مولوی محمد عبد الماجد صاحب کے بالمقابل مخالفین نے مونگیر و بہاگلپور کی متفقہ کوشش کے ساتھ چلایا لیکن اللہ تعالےٰ نے مولٰنا موصوف کو بین فتح عنایت فرمائی اور ہائیکورٹ مین اپیل کرنے پر بہی مخالفین کی سنی نہین گئی اور حضرت مولٰنا موصوف کے صاحب زادہ صاحب مولٰنا ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب مولوی فاضل نے ایم- اے کا سالانہ امتحان دیا جس مین بفضلہ تعالےٰ کامیاب ہوئے (بقیہ صفحہ آئندہ)-

اور سودا کا ایک شعر لکھتا ہے کہ "سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار مین مجنون - کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے"۔

او! برہنہ پا سودائی (نہین بلکہ تہذیب سے ننگا سودائی) تمہاری سودا دینے کا تنقیہ کرنے کیلئے اور تمہارے ہفت اندام کا منہ کہول دینے کے لئے مین ہی تیار ہون - اے زبان دراز دیکھ یہ تیری زراز خالی کا اچھی نہین - اے بیباک خدا سے ڈر۔

گستاخیان بھی کسیکے ہیچ زمانکے ساتھہ ۔۔۔ یادگو بھی کسکا مہدی عالیجناب کا

وہ مہر نیمروز ہے نادان ہوشیار ۔۔۔ آتا ہے منہ پہ تہوکا ہوا آفتاب کا

او! **گورکن**! پہلے اون مردونکی قبرلے جو جری اللہ کے تیر دعا کے نخچہ ہین - انکی ہڈیان کرید انکی عبرتناک حالت دیکھ اور خوف خدا اختیار کر۔

"جیو اینڈ کو" کو معہ مولف فیصلہ آسمانی ہوشیار رہنا چاہئے کہ بفضلہ تعالے ہمارے پاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان مکذبین و معاونین (جو کہ دشنام دہی مین طاق اور بدزبانی مین شہرۂ آفاق ہین) کے روحانیت کے اعتبار سے مجذوم اور مبروص چہرہ ان کا عکس اوتارنے کے لئے کافی سامان موجود ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین سن لین کہ مین مسلمان ہون سنت والجماعت ہون سارے ائمہ اور سارے اولیا و صلحا کو مانتا ہون اور اپنے کو تمیز کے لئے احمدی کہتا ہون - اگر آئندہ سے مجکو سوائے احمدی یا ہماری جماعت کے لوگون کو سوائے جماعت احمدیہ کے مرزائی کادیانی - قادیانی - کرشن بہشتی وغیرہ جیسے الفاظ سے مخاطب کیا تو مین بھی ہمیشہ وہابی - نجدی - کوفی - دیوبندیون کی کورانہ تقلید کیوجہ سے دیوسماجی - حرز جیوئی - گنگا دینی - سورجدیالی وغیرہ جیسے الفاظ سے مخاطب کرونگا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰) دو ور بیگمہ میں وا اسیطرح او نیکر مین سید عبد الغفار صاحب احمدی پر مخالفین جھوٹا مقدمہ چلایا جو کہ الفضلہ تعالے سے رفع دفع ہوا پہر دوبارہ سید عبد الغفار صاحب احمدی اور سید اصغر علی احمدی پر مقدمہ مخالفین نے چلایا اسمین بھی اللہ تعالے نے نمایان فتح عنایت فرمائی یہ سب بھی پیر جوہر علی صاحب کے اشتہار مباہلہ کا اثر تھا اسیطرح اللہ تعالے کے فضل کی بہت سی مثالین مین پیش کرسکتا ہون تو کیا ان سب کو اشتہار مباہلہ کا اثر کہا جائیگا - پیر جوہر علی صاحب اگر افترا سے باز نہین آئے اور اسی کو مباہلہ سمجہ بیٹھے ہین تو بہت جلد انشاء اللہ تعالے خدا کے غضب مین گرفتار ہونگے اور الغیبو نکے لئے عبرت کا سبب ہونگے - ربنا افتح بیننا و بین قومنا - الخ

مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اور اُسکے داماد کی نسبت پیشگوئی اور اُسکا انجام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے منجملہ اور الہامات کے یہ الہام بھی فرمایا تھا کہ "اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک" یعنی ہم تجکو دکھا دین کچھ اسمین سے جو ہم انسے وعدہ کرتے ہین یا تجکو وفات دین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بھی پورا ہونا ضروری تھا۔ اگر پورا نہوتا تو اسپر اعتراض ہو جاتا چنانچہ احمد بیگ والی پیشگوئی کا بعض حصہ آپکی حیات مین پورا ہوا اور احمد بیگ میعاد مقررہ کے اندر حق کی مخالفت پر اڑے رہنے کے سبب حسب پیشگوئی مر گیا؀ ۔ اور دوسرا حصہ شرطی تھا اور خدا کو اس سے لوگون کی اطلاع منظور تھی جب اس خاندان کے لوگ پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہوتا ہوا دیکھکر رو باصلاح ہوئے بلکہ اس خاندان مین مخالفت کا

؀ جب دو شخص کے موت کی پیشگوئی کی گئی ہو اور اسمین سے ایک شخص میعاد مقررہ کے اندر پیشگوئی کے مطابق مرجائے تو کیا دوسرا شخص اپنی آنکھون کے سامنے پیشگوئی کے مطابق اپنے ساتھی کو مرتا ہوا دیکھکر نہین گھبرائیگا اور خدا کیطرف توجہ نہ کریگا۔ پیشگوئی کرنے والے کی خوشامد نہ کرے گا اس سے دعا نہ کرائیگا چنانچہ اسکے خاندان کے لوگون نے ایسا ہی کیا اور وہ جو اسلام سے متنفر تھے اور دہریہ خیال رکھتے تھے آخر کو اسلام اور خدائے اسلام کیطرف جھک گئے توبہ کیا اور دعاؤن مین لگ گئے ملہم کی خوشامدین کین اور اس سے دعا کرایا۔ **اس پیشگوئی سے اصل مقصد اس گھر کے لوگون کو نشان الٰہی دکھانا تھا**۔ اور اسکے اندر ان کی **اصلاح منظور تھی** سو نشان الٰہی کو لوگون نے اپنی انکھونسے دیکھ لیا اور خدا کیطرف الحاح و تضرع کے ساتھ رجوع لائے اور یہی مقصد تھا جو کہ پورا ہوا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک اشتہار جسکی سُرخی یہ ہے "مرزا احمد بیگ ہشیارپوری اور اسکے داماد سلطان محمدؐ کی نسبت جو پیشگوئی ہے اسکی حقیقت" مورخہ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء مین تحریر فرماتے ہین۔ "اب بعد اس تمہید کے جاننا چاہئے کہ یہ **پیشگوئی بطور انذار اور تخویف کے تھی**۔ موت کا وعدہ بھی بطور عذاب کے وعدہ تھا۔ کیونکہ اسکی بنیاد یہ تھی کہ جو دختر احمد بیگ مسمی سلطان محمد سے بیاہی گئی اسکا والد اور اسکے اقارب اور عزیز بہت بے دین تھے اور تکذیب حق مین حد سے بڑھے ہوئے تھے اور ایک انمین سے سخت دہریہ تھا اور خدا تعالےٰ کے پاک دین کی بے ادبیان کرتا تھا اور دوسرے سب اسکے موافق اور محب تھے سو ایسا ہوا کہ اسنے اشتہار چھاپا اور اسلام کی بہت توہین کی اور اس عاجز سے **اسلام کی صداقت کیلئے نشان چاہا** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر ٹھٹھا کیا اور دوسرے (بقیہ صفحہ آئندہ)

بالی ہبانی احمدی ہوگیا تو اللہ تعالےٰ نے دوسرے حصہ کو منسوخ کر دیا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی حیات مین ہی اسکو صاف لکھدیا کہ یہ پیشگوئی منسوخ ہوگئی یا تاخیر مین ڈال دی گئی دیکھو حقیقۃ الوحی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حصہ الہام کو ظاہر کرنا اور بعض حصہ کو خاص آخری قول کو چھپانا۔ کیا یہ بے ایمانی اور حق بات پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہین۔ حضرت اقدس نے تو اس پیشگوئی کی متعلق یہ بھی لکھدیا کہ "فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر بعد اسکے جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے اگر اس سے اسکی موت تجاوز کر جائے تو مین جھوٹا ہون ورنہ اے نادانو صادقون کو جھوٹا مت ٹھہراؤ کہ روسیاہی کے ساتھ مروگے۔ میری عداوت سے اسلام سے باہر مت جاؤ کیا تم نہین سمجھتے کہ اس ضمن مین قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے الہامی کتابون کی تکذیب لازم آتی ہے" اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے کہ اسکو بے باک کر دے سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اسکو بے باک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلواؤ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔ دیکھو حاشیہ انجام آتھم صـ۳۲۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی مین کسی کو جرأت نہوئی کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کے بالمقابل داماد احمد بیگ کو مخالفت اور تکذیب پر آمادہ کرے۔ اور اشتہار دلوائے باوجودیکہ حضرت اقدس نے فیصلہ کرنے کا اختیار مخالفین کے ہاتھ مین دیدیا تھا کہ اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو داماد احمد بیگ کو مخالفت پر آمادہ کرو مکذب بناؤ اشتہار دلواؤ۔ کسی کو حوصلہ نہوا کہ داماد احمد بیگ کو مخالفت پر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۔ اس سے الگ نہوسکا ۔ ۔ ۔ کے ساتھ رہے اسلئے خدا تعالےٰ نے چاہا کہ ان کو وہ نشان دکھاوے" الخ اور پھر اسی اشتہار مین حضرت اقدسؑ دوسری جگہ تحریر فرماتے ہین کہ

"احمد بیگ کی وفات کے بعد انکے دلون پر سخت رعب طاری ہوا اور انہون نے ربانی پیشگوئی کے خوف و غم کو اپنے دلون پر غالب کر لیا اور اگرچہ سخت دل بہت تھے مگر احمد بیگ کے مرنے نے ان کی کمر توڑ دی اور اسوجہ سے اونکی طرف سے عذر اور پشیمانی کے خط بھی پہونچے اور جب کہ وہ اپنے دلون مین بہت ڈرے اور سخت ہراسان ہوئے پس ضرور تھا اپنی سنت قدیمہ کے موافق تاریخ عذاب کو کسی اور موقعہ پر ڈالدے یعنی ان دلون پر جبکہ وہ لوگ اپنی حالت بے باکی اور تکبر اور غفلت کی ۔ ۔ کامل طور سے رجوع کر لین" ۱۴

عـہ اسی معنی کر تقدیر مبرم ہے ورنہ مسیح موعود علیہ السلام نے تو تحریر مقامات پر لکھا ہے کہ یہ تقدیر معلق ہے دیکھو اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۶ء مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر۔

آمادہ کرے مخالفت پر آمادہ کرنے اور تکذیب بنانے کی کوشش تو ضرور کی گئی ہوگی لیکن داماد احمد بیگ پیشگوئی کی صداقت سے ایسا مرعوب ہو چکا تہا اور پیشگوئی کی چمکار کو اپنی انکھوں سے دیکھ چکا تہا اور احمد بیگ یعنی اپنے سسر کو اپنے ہاتہوں سے دفن کر چکا تہا وہ کسطرح اس ملہم ربانی کی مخالفت کرتا اور اپنی ہلاکت کا آپ جان بوجھ کر خواہان ہوتا چنانچہ داماد احمد بیگ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب نہ کی مخالفت کا اشتہار نہ دیا اور اسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر کر دیا۔ کیا واقعات موجودہ کے ہوتے ہوئے بہی اب کوئی ایماندار شخص جسکے دل مین خدا کا ڈر ہو اور خشیت سے لبریز ہو اس پیشگوئی پر اعتراض کر سکتا ہے۔ خاشع اور سلیم الفطرت لوگون پر ہی پیشگوئی کی حقیقت اور اسکی سچائی کو اللہ تعالے کہول دیتا ہے ورنہ زمانہ اسکا شاہد ہے کہ اگلے انبیا کی پیشگویون کو جھٹلانے والے اور اسپر مضحکہ کرنے والے لوگ ابہی تک موجود ہین۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور پیشگویون کو یہود اور نصارا اور غیر مسلم لوگون نے صحیح مان لیا؟ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفین کو تو ہرگز حق نہین پہونچتا ہے کہ وہ داماد احمد بیگ والی پیشگوئی پر اعتراض کرین۔ اعتراض کرنے کا حق اگر ہو سکتا تہا تو فوت شدہ احمد بیگ کے گھر والون کو ہو سکتا تہا۔ مگر وہ تو خاموش ہین اور پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہوتا ہوا دیکہکر مرعوب ہو گئے ہین۔ اور خوف خدا انکو مخالفت پر آمادہ کرنے نہین دیتا۔ ہمارے مخالفین نے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کسی پیشگوئی اور معجزہ کو صحیح مانا ہی نہین ہے اسی کے ذیل مین یہ پیشگوئی بہی انکے نزدیک غلط ہے اور خاصکر جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ پیشگوئی کا صحیح ہونا صداقت کی نشانی نہین اوسکا کسی پیشگوئی پر اعتراض کرنا شرارت سے خالی نہین اوسنے تو سارے انبیا کی پیشگویون پر پانی پہیر دیا۔ مین مولف فیصلہ آسمانی کے اعتراض کو اوسوقت صحیح اور نیک نیتی پر مبنی سمجہتا جب کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل پیشگویون کو صحیح مانتے ہوتے اور صرف ایک اسی پیشگوئی پر انکا اعتراض باقی رہجاتا۔ اور پہر مین پوچھتا ہون کہ کلام اللہ مین ناسخ و منسوخ ماننے والون کو اور امکان کذب باری کے قائلون کو کسی پیشگوئی کے ٹل جانے یا منسوخ ہو جانے پر اعتراض کرنیکا

کون ساحق ہے۔

ہمارے مخالفین اگر جانتے کہ وعید (عذاب) کی پیشگوئی کو ٹال دینا یا فسخ کر دینا بھی اللہ کی سنت مستمرہ مین داخل ہے تو اللہ تعالےٰ پر جھوٹ یا وعدہ خلافی کا الزام ہرگز نہین لگاتے یوعد ولا یوفی کا جملہ لکھکر مولف فیصلہ آسمانی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایداللہ بنصرہ کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہے۔ مگر ابو احمد صاحب کا یہ نہایت بیہودہ اعتراض ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ کسقدر وہ چھوٹے دماغ کے آدمی ہین۔ دیکھئے ابو احمد صاحب حقیقۃ الوحی مین منزلا صاحب مسیح موعود علیہ السلام ہی صاف تحریر فرماتے ہین کہ وعید کی پیشگوئی کے ٹل جانے کے بارے مین تمام نبی متفق ہین۔ رہی وعدہ کی پیشگوئی جس کی نسبت یہ حکم ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اس کی نسبت بھی ہمارا ایمان ہے کہ خدا اس وعدہ کا تخلف نہین کرتا جو اسکے علم کے موافق ہے لیکن اگر انسان اپنی غلطی سے ایک بات کو خدا کا وعدہ سمجھ لے جیسا کہ حضرت نوح نے سمجھ لیا تھا ایسا تخلف وعدہ جائز ہے۔ کیونکہ دراصل وہ خدا کا وعدہ نہین انسانی غلطی نے خواہ مخواہ اسکو وعدہ قرار دیا ہے اسی کے متعلق سید عبد القادر جیلانی رح فرماتے ہین قد یوعد ولا یوفی۔ یعنی کبھی خدا تعالےٰ وعدہ کرتا ہے اور اسکو پورا نہین کرتا اس قول کے یہی معنی ہین کہ اس وعدہ کے ساتھ کوئی مخفی طور پر شرائط ہوتے ہین اور خداے تعالےٰ پر واجب نہین کہ تمام شرائط ظاہر کرے پس اسجگہ ایک کچا آدمی ٹھوکر کھا کر منکر ہو جاتا ہے (جیسا کہ مولف فیصلہ آسمانی کو ٹھوکر لگی کہ اسنے خدا پر جھوٹ کا الزام لگایا) اب ابو احمد صاحب بتائین کہ حضرت خلیفۃ المسیح اور حضرت مسیح موعود علیہما السلام کے بیانات موافق ہین یا مخالف اونکو چاہئے تھا کہ پہلے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کل کتابون و رسالون کا مطالعہ کرتے اور جب ان پر حاوی ہو جاتے تب کوئی اعتراض کرنے کی جرأت کرتے ورنہ یون ہی کاغذ سیاہ کرنے تو لڑکون کو بھی آتا ہے۔

ابو احمد صاحب نے کسقدر دلیری کی ہے کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے عارفانہ کلام پر اعتراض کر کے خدا پر جھوٹ کا الزام لگایا ہے

پھر حضرت موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ مرتبہ چہارم کے صفحہ ۱۱-
۱۲ پر ارقام فرماتے ہین کہ- "بلکہ علاوہ وعید کے ٹلنے کے جو کرم مولی مین داخل ہے - اکابر صوفیہ کا مذہب
ہے جو کبھی وعدہ بھی ٹل جاتا ہے اور اسکا ٹلنا موجب ترقی درجات اہل کمال ہوتا ہے- دیکھو فیوض الحرمین
شاہ ولی اللہ اور فتوح الغیب سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہا" اسکے نوٹ مین آپ فرماتے
ہین کہ ان بزرگون نے جو عدم ایفاے وعدہ خدا پر جائز رکہا ہے تو اس سے یہی مراد ہے کہ جائز ہے
کہ جس بات کو انسان نے اپنے ناقص علم کے ساتھہ وعدہ سمجھہ لیا ہے وہ علم باری مین وعدہ
نہو بلکہ اسکے ساتھہ ایسے مخفی شرائط ہون جنکا عدم تحقق عدم تحقق وعدہ کے لئے مفہوم ہو
انتہی بقدر الحاجتہ اور پھر اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہین کہ اگر تاریخ عذاب کسی کے توبہ استغفار سے
ٹل جاے تو اس کا نام تخلف وعدہ نہین کیونکہ بڑا وعدہ سنت اللہ ہے پس جبکہ سنت اللہ پوری
ہوئی تو وہ ایفاے وعدہ ہوا نہ تخلف وعدہ اسیکے حاشیہ پر آپ تحریر فرماتے ہین کہ اگر بچارے
شیخ بٹالوی کے دل کو دھڑکا پکڑتا ہو کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ"
(جیسا کہ مولف فیصلہ آسمانی کو بھی دھڑکا ہوا ہے) اور تاریخ مقررہ کی کمی بیشی کرنا تخلف وعدہ
کی ایک جزو ہے تو اس سے یاد رکھنا چاہئے کہ وعدہ سے مراد وہ امر ہے جو علم الہی مین بطور وعدہ
قرار پا چکا ہے نہ وہ امر جو انسان اپنے خیال کے مطابق اسکو **قطعی** وعدہ خیال کرتا ہو اسی وجہ
المیعاد پر جو الف لام ہے وہ عہد ذہنی کی قسم مین سے ہے - یعنی وہ امر جو ارادہ قدیمہ مین وعدہ
کے نام سے موسوم ہے گو انسان کو اسکی تفاصیل پر علم ہوا یا نہو وہ **غیر متبدل** ہے
انتہی بقدر الحاجتہ اور اشتہار "مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور اسکے داماد سلطان محمد کی نسبت
جو پیشگوئی تھی اسکی حقیقت" مورخہ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر مین آپ
تحریر فرماتے ہین کہ ہم کئی بار لکھہ چکے - جو تخویف اور انذار کی پیشگوئیان جسقدر ہوتی ہین جنکے
ذریعہ سے ایک بے باک قوم کو سزا دینا منظور ہوتا ہے ان کی تاریخین یا میعادین تقدیر
مبرم کی طرح نہیں ہوتین بلکہ تقدیر معلق کیطرح ہوتی ہین اور وہ لوگ اگر نزول عذاب سے

پہلے توبہ اور استغفار اور رجوع الی الحق سے کسیقدر اپنی شوخیون اور چالاکیون اور [illegible]
کی اصلاح کرلین تو وہ عذاب کسی ایسے وقت پر جا پڑتا ہے کہ جب وہ لوگ اپنی پہلی عادت
کیطرف پھر رجوع کرین - یہی سنت اللہ ہے کہ قرآن کریم اور دوسری آلہی کتابون سے
ثابت ہوتی ہے اور چونکہ یہ سنت مستمرہ اور عادت قدیمہ حضرت باری جل اسمہ کی ہے جس کا ذکر
اسکی کتابون مین پایا جاتا ہے اسلئے انذار اور تخویف کے الہامات مین کچھ ضرور نہین ہے کہ
شرط کے طور پر اس سنت اللہ کا الہام مین بھی ذکر کیا جائے کیونکہ کوئی الہام اس سنت کے
مخالف ہو ہی نہین سکتا - وجہ یہ ہے کہ ہر ایک الہام کیلئے کتاب آلہی بطور امام اور مہیمن کے
ہے - اور ضرور ہے کہ الہام اپنے سنن اور حدود سے تجاوز نہ کرے ورنہ الہام آلہی نہین ہے
پھر آپ حقیقۃ الوحی مین تحریر فرماتے ہین کہ " اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا تھا
خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی اور وہ یہ کہ " ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک "
پس جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہوگیا - یا تاخیر مین پڑ گیا - کیا آپکو خبر
نہین یمحو اللہ مایشاء ویثبت - نکاح آسمان پر پڑھا گیا ہو یا عرش پر مگر آخر وہ سب کاروائی
شرطی تھی - شیطانی وساوس سے الگ ہوکر اسکو سوچنا چاہئے " مزید توضیح کے لئے حضرت
سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وہ عارفانہ اور حکیمانہ کلام بھی مقالہ ۵۶ سے نقل کرتا ہون
جسکا حوالہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے دیا ہے -

فیصیر العبد مع اللہ عز وجل و	کامل عبودیت کے بعد بندہ اللہ تعالے کو پسند کر لیتا ہے
یرید بارادتہ عز وجل ویدبر بتدبیرہ	اور اللہ ہی ارادہ و تدبیر و مشیت و رضا کے ساتھ اپنے ارادہ
ولیشاء بمشیتہ ویرضی برضاہ و	و تدبیر و مشیت و رضا کو وابستہ کر لیتا ہے اور اسی کا حکم مانتا ہے
یمتثل امرہ دون غیرہ ولایری	نہ غیر کا اور اللہ کے سوا کسی کا حقیقی وجود و فعل نہین دیکھتا
لغیرہ عز وجل وجودا ولا فعلا	پس ایسے وقت مین ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالے اسکے
فیجوز ان یعدہ اللہ الوعد و	بندے سے کوئی وعدہ کرے اور ظاہر نہ کرے بندے کو

ولا يظهر للعبد وفاء بذلك ولا
يبلغه ما قد توعد من ذلك لان
الغرض قد زال بزوال
الهوى والارادة وطلب
الحظوظ وصار في نفسه فعل الله
عز وجل فلا يضاف اليه وعد
ولا خلف لان هذا من صفة
من له هوى وارادة فصار
الوعد في حقه مع الله
كرجل عزم على فعل شيء
في نفسه ونواه ثم صرفه
الى غيره كالناسخ والمنسوخ
بما اوحى الله عز وجل الى نبينا
محمد صلعم ما ننسخ من آية او
ننسها نأت بخير منها او مثلها
الم تعلم ان الله على كل شيء قدير

لئے اس وعدہ کی وفا تو اور پہنچتا ہی نہین اسبات
پر جسکا بندے کو خیال تھا کیونکہ اس بندے اور اسکے
معبود مین غیریت اسلئے دور ہوگئی کہ بندے کی خواہش دور
ہوگئی اور اسکا ارادہ اور طلب بھی تو اسلئے اس بندے
کے افعال افعال اللہ ہوجاتے ہین تو وہ وعدہ اور اسکے
خلاف کا معاملہ اللہ تعالے کی ذات سے وابستہ ہوگیا
کیونکہ وعدہ اور اسکا خلاف تو غیریت سے وابستہ تھا لیکن
اسوقت عبودیت مین جو وعدے اس بندے سے ہوئے
ہین ایسے ہوجاتے ہین کہ گویا کسی بندے نے آپ
ہی ارادہ کیا اور پھر اس ارادہ اور نیت کو کسی دوسرے
کام مین لگادیا اور یہ معاملہ ناسخ ومنسوخ کیطرح ہوجاتا ہے
اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین جو ہمارے نبی کریم محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی فرمائی اس مین فرمایا ہے:
اگر ہم منسوخ کردین کسی بات کو یا بھلا دین تو لاتے ہین
بہتر اس سے یا اسکی مثل کیا تو نہین جانتا کہ اللہ تعالے
ہر چیز پر قادر ہے۔

ہمارے مخدوم صادق حضرت مفتی محمد صادق صاحب فاضل بھیروی نے عذاب کے
ٹل جانے پر کیسی اچھی عام فہم مثال پیش کی ہے کہ۔ اگر اسی کا نام وعدہ خلافی ہے تو پھر بڑے وعدہ
خلاف تمہارے جارج قیصر (خلد اللہ ملکہ) ہونگے جنکی سرکار نے کسی کو دس سال کی قید دی
تھی اور کسی کو پانچ سال کی اور کسی کو دو سال کی اور کارونیشن کے دنون مین ہنوز انکی قید کے
دن پورے نہو سکے تھے کہ انکو چھوڑ دیا اب ہمارے اندھے مخالف مولویوں کے نزدیک تو شاید

بھی وعدہ خلافی ہوگی۔

سب سے بڑی بات دیکھنے کے لائق یہ ہے کہ پیشگوئی کے مطابق جبکہ احمد بیگ مرگیا تو اسکے بعد سے آج تک اسکے خاندان کی حالت کیسی رہی ہے۔ کیا اس خاندان مین اب بھی کوئی اسلام کی توہین اور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹھٹھا کرنے والا اور مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کرنے والا رہگیا ہے؟ ایک سلیم الفطرت انسان یہین سے نتیجہ نکال لیگا۔ اسلئے ہم حضرت مولوی شیخ یعقوب علی صاحب کی کتاب آئینہ حق نما کے صفحہ کا اقتباس لکھتے ہین۔ تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجاوے کہ پیشگوئی کی مطابق احمد بیگ کے مرنیکے بعد مرزا [illegible]

"ان تمام بیانات سے واضح ہوگیا کہ یہ پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی اور وہ لوگ بڑے ظالم طبع ہین جو اس پر اعتراض کرتے ہین مین نہین سمجھتا کہ اب کوئی حصہ باقی رہ گیا ہو۔ توبی توبی کا الہام تو ایسا پورا ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی بیوی ہمارے اس سلسلہ کو نہایت عظمت کی نگاہ سے دیکھتی اور انکی دو بیٹیان اس سلسلہ مین خدا کے فضل سے داخل ہین اور لڑکا بھی حسن ظن رکھتا ہے۔ ایسا ہی مرزا امام الدین اور مرزا نظام الدین جو سب سے پہلے کسی نشان کے طالب تھے گو وہ فوت ہوگئے مگر خدا تعالے نے مرزا امام الدین کی حقیقی لڑکی کو جو خانبہادر مرزا سلطان احمد (مسیح موعود کے صاحبزادہ) کے گھر مین ہے اس سلسلہ حقہ کی شناخت عطا کی اور وہ توبہ کرکے مریدین مین داخل ہوچکی ہے اس سے بڑھکر اور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ثبوت کیا ہوگا۔ وللہ الحمد

ہمارے پیارے آقا و مرشد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہا السلام نے اس قسم کے پیشگوئیون کے متعلق ایسا لاجواب اور جامع اصول قرآنی ارقام فرمایا ہے جسکے سمجھ لینے کے بعد مذکورہ بالا پیشگوئی پر کوئی اعتراض باقی نہین رہتا ہے۔ تبرکاً ریویو آف ریلیجنز جلد ۷ نمبر ۷ صفحہ ۲۷۶ سے نقل کرتا ہون۔ آپ تحریر فرماتے ہین کہ ایک لڑکی کے متعلق اس سے آپکی شادی ہوگی اور پانچوین اولاد کی بشارت پر جو اعتراض انکا ہے وباللہ قرآنی جواب یہ ہے

کتب سماویہ کا طرز ہے کہ مخاطب گاہے خود مخاطب مراد ہوتا ہے اور گاہے وہ اور اسکا
جانشین اور اسکی اولاد بلکہ اسکا مثیل مراد ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالے زمانۂ نبوی مین فرماتا ہے
اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ اس حکم آلہی مین خود مخاطب اور انکے بعد کے لوگ شامل ہین
جو ان مخاطبین کی نسل ہین اور "جعل کم ملوکا" مین مخاطب تو مراد ہی نہین مگر اس کے
پس ماندون مین بھی بعض ہی مراد ہین کیونکہ بنی اسرائیل اس خطاب کے وقت بادشاہ
نہ تھے بلکہ اس خطاب کے بعد چالیس برس جنگل مین بھٹکتے پھرے ہلاک ہوے اور اس
نسل مین سیوائے دو کے کسی کا پتہ نہین۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے
بنی اسرائیل کو ارشاد ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ مرتکب نہین۔

و اذ نجینٰکم من اٰل فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم و یستحیون نساءکو۔	اور یاد کرو جب ہمنے بچایا تمکو فرعون سے تمکو برا دکھ دیتے تھے اور تمہارے بیٹیون کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتون کو زندہ رکھتے
اور فرماتا ہے اذ فرقنا بکم البحر فانجینٰکم۔	اور جب فرق ڈال دیا ہم نے تمہارے لئے دریا مین اور بچایا تم کو۔
پھر فرماتا ہے ثم اتخذتم العجل من بعدہ و انتم ظالمون۔	اور پھر بنالیا تمنے بچھڑے کو معبود پیچھے اسکے اور تم ظالم ہو۔
و اذ قلنا ادخلوا ھٰذہ القریۃ فکلوا منھا۔	جب کہا ہمنے داخل ہو تم اس بستی مین اور کھاؤ تم اس سے۔
و اذ قلتم یٰموسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد۔	اور جب کہا تمنے اے موسیٰ صبر نہ کرینگے ایک طعام پر پس دعا مانگ ہمارے لئے۔

اور اکثر یہ طرز قرآن ہے کہ مخاطب کوئی ہوتا ہے اور مراد وہی اور گاہے اسکا مثیل ہوتا ہے۔ اسیطرح
ضمیر غائب مین کبھی خود مرجع مراد ہوتا ہے اور گاہے اسکا مثل نحو مین "اخذت الدرھم
ولصفہ" کی مثال دیتے کیونکہ اس سے منشاء عرب ڈیڑھ درم ہوتا ہے نہ ایک درم

اور قرآن کریم کی بہت جگہ مین سے ایک جگہ لکھتا ہون "ومایعمر من معمر و لاینقص من عمرہ" اور نہین عمر دیا جاتا بوڑھا اور نہ کچھ کم کیا جاتا ہے۔ بوڑھے بوڑھے کی مثل اور کم عمر کی عمر سے۔ اس آیت مین عمرہ کی ضمیر معمر کی طرف نہین جا سکتی اسلئے معمر کی مثال اور انسان مراد ہے۔

ضمیر متکلم مین بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ چند مثالین سُن لو۔ لوکان لنا من الامر شیٔ ماقتلنا ھٰہنا۔ ترجمہ۔ اگر اس حکومت مین ہمارا تعلق اور دخل ہوتا۔ تو ہم یہان نہ مارے جاتے اب یہان ایک مسلمان غور کرے کہ قتلنا کہنے والے کیا مقتول اور جنگ احد کے شہید ہین یا انکے زندہ بھائی بند مراد ہین۔ ایک جگہ اللہ تعالے فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ہمنے اس قرآن کو لیلۃ القدر مین اوتارا ہے اور اللہ تعالے اپنے کو تعظیماً یا جسطرح ہو قرآن کریم کا منزل بیان فرماتا ہے پھر اپنے خادم کو فرماتا ہے "نزل بہ الروح الامین" اس قرآن کو روح الامین نے نازل کیا ہے یا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا جبرئیل کی نسبت فرماتا ہے۔ "انہ لقول رسول کریم" یہ قرآن رسول کریم کا قول ہے۔

اسماء ظاہر مین بھی جب وہ فاعل ہون ایسا ہی قاعدہ قرآن کریم مین پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالے ایک جگہ فرماتا ہے "اللہ یتوفی الانفس حین موتہا" اللہ تعالے روح کو قبض کرلیتا ہے موت کے وقت اور پھر فرماتا ہے "قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم ملک الموت" جو تمپر وکیل ہے وہ تمہاری روح قبض کرتا ہے اور پھر فرماتا ہے ان الذین تتوفٰھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم ان ظالمون کو ملائکہ قبض کرتے ہین۔ ان آیات کریمہ مین ایک اللہ تعالے ہی کو متوفی فرمایا ہے اور پھر ملک الموت کو اور پھر اور ملائکہ کو۔ اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہین ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھکر لکھتا ہون کہ جب مخاطبت مین مخاطب کی اولاد و مخاطب کے جانشین

اور اسکے مانع داخل ہو سکتے ہین تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہین ہو سکتی اور کیا اپنے مناقض بنات البنات کو حکم بنات کا نہیں مل سکتا۔ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عدہ نہین۔ مین نے بار ہا عزیز میان محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جاوے اور یہ لڑکی نکاح مین نہ آوے تو ہرگز میری عقیدت مین تزلزل نہین آسکتا ہم بھی وجہ بیان کی واللہ اعلم انتہی بلفظہ مع اختصار بخوف طوالت اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون۔ اگر کسی کی تشفی نہین ہوئی ہو تو اسکو چاہئے کہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۷ نمبر ۶-۷ "صادقون کی روشنی" مصنفہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد مدظلہ اور آئینہ صداقت مولفہ حضرت مفتی محمد صادق اور آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا مصنفہ حضرت مولوی یعقوب علی صاحب تراب احمدی اور تشحیذ الاذہان مورخہ فروری ۱۹۱۱ء حضرت اکمل صاحب کا مطالعہ کرے ان کتابون مین ہر ایک پہلو سے پیشگوئی مذکور کی صداقت کو دکھایا گیا ہے اور تمام شبہات کا ازالہ کر دیا گیا ہے۔ ان جوابوں کو پڑھ کر بھی کوئی شخص نکاح کی پیشگوئی پر اعتراض کرے تو بلا شبہ اسکی فطرت ان عیسائیون کیطرح ہے جنہون نے افضل البشر سید المرسلین حضرت محمد مصطفے احمد مجتبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اعلی خوبیون پاک اور روشن تعلیمون کو قصداً چھوڑ کر خباثت باطنی کے سبب حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ تعالے عنہا کے نکاح پر (جسکا مقصد اصلاح اور سلیم الفطرت لوگون کے لئے اسوہ حسنہ تھا) اعتراض کرتے ہین اور معاذ اللہ اس کامل مزکی کی ذات پاک پر ناپاک الزام لگاتے ہین جیسا کہ پادری عماد الدین لاہز ڈی ڈی اپنی کتاب تواریخ محمدی کے صفحہ ۱۹۴ پر لکھتا ہے کہ اسکے بعد محمد صاحب بے اذن اس گھر مین چلے آئے اسوقت زینب ننگے سر گھر مین بیٹھی تھی بولی یا رسول اللہ بے نکاح اور بے گواہ آپ چلے آئے فرمایا اللہ نے آسمان پر نکاح پڑھا جبرئیل فرشتہ گواہ ہوا یہی پادری پھر دوسری جگہ صفحہ ۱۹۶ پر لکھتا ہے بغیر نکاح اور گواہ کے اپنی مرضی سے جب چاہے جس عورت کو چاہین اپنی زوجہ بنالین کچھ حاجت نہین کہ جا کر دیون

کے سامنے نکاح ہو یہ خصائص حضرت کے علماء محمدیہ نے قرآن حدیث سے نکال کر بیان کئے ہین، معاذاللہ اسی قسم کے بہت سے گندے اور ناپاک اعتراضات بدبخت پادری نے ابو احمد صاحب اور انکے ہمخیال علماء کے گھر کی کتاب مدارج النبوت اور روضۃ الاحباب سے نکال نکال کر دکھائے ہین جسکو سنکر ایک سچے مسلمان کا رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے۔ قلم یاری نہین دیتا اور ادب آنجناب مانع ہے اسلئے اسی حوالہ پر بس کرتا ہون۔ مسیح موعود علیہ السلام کے آسمانی نکاح پر اعتراض کرنے والے اور منکرین رسول کے نقش قدم پر چلنے والے ابھی تک ایسے مشاق نہین ہوے ہین جسقدر کہ پادری صاحبان ہین۔ پس مسیح موعود علیہ السلام کے اعلیٰ تعلیمات اور روشن نشانات کو چھوڑ کر اور معارف اور حکمت کی باتون سے منہ موڑ کر صرف مذکورہ بالا پیشگوئی پر (جسکے اندر لوگون کی اصلاح مقصود تھی اور وہ پوری ہوئی) اعتراض کرنا انہین بدنصیبون کا کام جو اگلے مکذبین کے مثیل ہین اور منہاج نبوت سے واقف نہین اور جو الہامی الفاظ کو چھوڑ کر ملہم کے اپنے اجتہاد کو اصل ٹھہراتے ہین۔

اس پیشگوئی کے ابتدا اور انتہا پر خدا ترسی کے ساتھ غور کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا کے اس برگزیدہ بندے کو یہ لگن لگی ہوئی تھی احمد بیگ کا خاندان اصلاح پا جائے اسلام کی توہین سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر ٹھٹھا کرنے سے باز آجائے اور دہریت اور الحاد کی بنیاد اکھڑ جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جن لوگون نے مخالفت کی اور شرارت پر اڑے رہے وہ حسب پیشگوئی ہلاک ہوے اور جنہون نے مخالفت چھوڑی توبہ اور استغفار کیا اور رجوع لائے وہ اصلاح پا گئے۔

اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک کی تحت مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات صداقت آیات کے بعد بہت سی پیشگوئیان بفضلہ تعالےٰ پوری ہوئین اور ہونگی جیسا کہ ”تزلزل در ایوان کسرے فتاد“ کی پیشگوئی اور ایران کی موجودہ تباہی سلطنت ترکی کے متعلق تقریباً بارہ برس قبل آپکا کشف اور غلبت الروم فی ادنی الارض

فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون" کی پیشگوئی اور ترکی کی موجودہ لڑائی - کوریا اور بنگالہ کی نسبت پیشگوئیاں اور انکا وقوع یہ سب تازہ بتازہ نشانات ہین جو کہ نہایت صفائی سے پورے ہوئے - کیا ان بین آیتون مین اولی الالباب کے لئے نشان نہین - ان فی ذلک لاٰیۃ وماکان اکثرھم مومنین ۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ

بنگالہ کی نسبت پیشگوئی

جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے الہام الہی سے خبر پاکر سنہ ۱۹۰۶ء مین کی تھی اور جو کہ سنہ ۱۹۱۱ء مین پوری ہوئی ایک طالب حق کی تسلی کے لئے کافی ہے "پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگی" الہام الہی سے یہ خبر اس برگزیدہ خدا نے اسوقت سنائی تھی جبکہ پولٹیکل دنیا کا اس پر اجماع ہو چکا تھا کہ تقسیم بنگالہ کی نسبت بنگالیون کی ہرگز سنی نہین جائیگی حضور وزیر ہند کے ایوان وزارت اور پارلیمنٹ کی عالیشان عمارت مین بار بار یہ صدا تحکمانہ شان سے گونج چکی تھی کہ تقسیم بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا ہے وہ اٹل ہے منسوخ یا ترمیم نہین ہو سکتا - بنگالیون کا وہ ناعاقبت اندیش گروہ جو کہ بیش قیمت انسانون کے ذبح کرنے پر تلا ہوا تھا خطرناک اور خونفشان جرم کرتے کرتے تھک چکا تھا - انتہائی ناامیدی سے انکے جوش ٹھنڈے پڑ چکے تھے اعلی سے اعلی پولیٹیشن بنگالی کے دماغ مین یہ وہم بھی اسوقت نہیں گذرا ہوگا کہ تقسیم بنگالہ کی نسبت میری دلجوئی ہوگی - اور گورنمنٹ کے صاف جواب دیدینے پر بھی میری بات اوپر ہوگی - کہ وہ قادر و توانا خدا - زندہ اور متکلم خدا اپنی قدرت منوانے اپنی ہستی اور انا الموجود اور "فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من الرسول" کا ثبوت دینے اور نیز وحی والہام کے منکرون اور اوسپر ہنسی مذاق اوڑانے والون کو ساکت کرنے کے لئے غیب سے پھر شوکت اور بارعب آواز قادرانہ شان سے سنائی کہ "پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگئی" اس الہام الہی کے اس خبر اس ملہم ربانی کا اخبار مین

ف اسوقت مین صرف ایک اخبار تیر کا نفس لاہور کی تحریر کا اقتباس یہان درج کرتا ہون (بقیہ صفحہ آیندہ)

ف اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ترکون کو اس زمانہ کے مامور من اللہ کی شناخت کا موقع عنایت کرے اور موجودہ جنگ مین انکو کامل ادبار

خوب خوب مذاق اوڑایا گیا - لیکن وہ خدا جو کہ ناممکن کو ممکن کر دکھاتا ہے اس نے ہمارے شاہنشاہ معظم جارج پنجم خلد اللہ ملکہ و شوکتہ کے قلب مبارک میں خلاف معمول شاہنشاہ ہیں یہ تحریک ڈالی کہ وہ ہندوستان تشریف لائیں اور اپنی زبان مبارک سے ہزاروں چیدہ اور تعلیم یافتہ معزز اور شریف لوگوں کے سامنے جاہ و حشم کے ساتھ اس پیشگوئی کو (جو کہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام الہام الٰہی سے خبر پا کر کی تھی) پوری کریں۔[لہ] مبارک ہیں وہ انسان جو ملہم ربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار نہ کریں - کیا مولف فیصلہ آسمانی نے (اگر وہ طالب حق تھے) ابھی تک اس تازہ نشان پر ایمان نہیں لایا جسکے وقوع کے گواہ سارے جہان کے لوگ ہیں - اگر کوئی اعتراض ہے تو شستہ اور مہذب الفاظ میں پیش کرے معقول اور دلنشین جواب پاوے - میں تو کہتا ہوں کہ عالیجناب لارڈ کرزن جیسے ویسرا کا تقسیم بنگالہ کرنا اور بنگالیوں کا اسے مخالفت کرنا جوش دکھانا اور حضور ملک معظم جارج پنجم کا خلاف معمول

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴ جس سے معلوم ہو جائیگا کہ اس پیشگوئی کے متعلق اہل ملک کی کیا رائے تھی "تقسیم بنگال منسوخ ہو جائیگی" ناظرین اس نوٹ کی سرخی کو دیکھکر حیران ہونگے اور پوچھینگے کہ کیا مسٹر جان مارلے وزیر ہند نے کوئی تار بھیجا ہے کہ یہ تقسیم کر دی جائیگی ہم اسکے جواب میں صرف اتنا کہتے ہیں کہ گورنمنٹ نے اپنے عمل سے کوئی امید نہیں دلائی بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ تقسیم بنگالہ کے متعلق لوگوں کی دلجوئی کی جاوے - سوال پیدا ہوتا ہے کہ بنگالی گورنمنٹ کی خدمت میں پروٹسٹ بھیج چکے کوئی نرمی گئی جلسے کر چکے - تقریریں کر چکے کوئی شنوائی نہ ہوئی بطور دھمکی کے وہ انگریزی اشیاء کا استعمال بھی قطعاً ناجائز قرار دے چکے کچھ نہ بنا تو مرزا صاحب کے اس ڈھونگ سے کچھ بن جائیگا - ہم جانتے ہیں کہ مرزا صاحب کا الہام اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتا۔"

۶ مارچ ۱۹۰۶ء پرکاش کی رائے پڑھنے سے اس پیشگوئی کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے وہ لکھتا ہے کہ "ہندوستان کی پولیٹکل امیدوں کا خاتمہ ہو گیا پچھلے دنوں کو مسٹر ہربرٹ رابرٹس نے تقسیم بنگال کے سوال پر ترمیم پیش کرنے پر مسٹر مارلے وزیر ہند نے سوال کو ایک طے شدہ معاملہ بتا کر ٹال دیا۔" (بقیہ صفحہ آئندہ)

[لہ] وہ فرمان جو ملک معظم نے تقسیم بنگال کے متعلق فرمایا اس کا حاصل مطلب اور خلاصہ یہ ہے "آئندہ کلکتہ کی بجائے دہلی ہندوستان کا پایہ تخت ہوگا اور تقسیم بنگال میں یوں ترمیم کی جائیگی کہ شرقی بنگال اور مغربی بنگال دونوں کا ایک گورنر ہوگا اور بہار اور ناگپور اور اڑیسہ وغیرہ کا ایک علیحدہ صوبہ ہوگا۔"

[تہ] یہاں اعتراض جو کیا جاتا ہو کہ مسٹر فارکی مستوفی ہو نے پر اس پیشگوئی کو بیان کیا گیا تھا اب کیوں کہا جاتا ہے کہ دربارہ روئیشن میں یہ پیشگوئی پوری ہوئی میں کہتا ہوں کہ اسوقت بھی بنگالیوں کی دلجوئی ہوئی تھی اور اسوقت پوری طرح سے

ہندوستان تشریف لانا نئے معمورہ کے لئے بنیاد قائم کرنا یہ سب اسلئے تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نشان ظاہر ہو۔ جب تک کہ لارڈ کرزن اور تقسیم بنگالہ کا ذکر رہے جبتک کہ تاج انگلشیہ کے وفادار اور جان نثار انیسون کا خون (جو کہ صرف اسوجہ سے بہایا گیا کہ تقسیم بنگالہ کیون ہوا) اور قاتلون کا عبرتناک واقعہ یاد رہیگا مسیح موعود علیہ السّلام کا یہ الہام الٰہی لوگون کو سبق دیتا رہیگا کہ لوگو! اس قسم کے وحشیانہ حملے اور ناجائز جوش دکھایا کرو جسکا نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہے۔ انسانی کوشش سے کچھ نہین ہوتا جب تک کہ خدا کی مرضی نہو اور اسکی مرضی کو کوئی قوت ٹال نہین سکتی اگر حضور شاہنشاہ معظم جارج پنجم (خدا انکا حامی و ناصر ہو) کی تشریف آوری کی یادگار مین دہلی مین یہ نیا شہر آباد ہو رہا ہی اور ضرور اونہی یادگار مین آباد ہو رہا ہے تو ہمیشہ اسکے ساتھ ساتھ اوس معمورہ کے افق اعلی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلطنت انگلشیہ کے دعا گو انسان کا یہ روشن نشان نہایت آب تاب سے چمکتا رہیگا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٣٥) کردیا وجہ جو دی اسکو پڑھ کر ایک بچہ بھی ہنس دیگا۔ آپ فرماتے ہین کہ۔ تقسیم بنگالہ کی تجویز لوگون کی مرضی کے خلاف پاس کی گئی ہے لیکن چونکہ اب جوش کم ہونے لگا ہے اسلئے اس سوال کو مین چھیڑنے کی اجازت نہین دیتا۔ ملک کو اب الہام اور چین! پرکاش کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ "مسٹر مارلے کے جواب کے ساتھ ایک اور بھی تعلق ہے اور وہ مرزا غلام احمد کی پیشگوئی بابت بنگال ہے اس جواب نے مرزا صاحب کی پیشگوئی کو قطعی طور پر غلط ثابت کر دیا ہے۔ لیکن کیا خیال تھا کہ انکے سر پر الٰہی جلد ہی آفت نازل ہوگی اور انہین دنیا کے سامنے روسیاہ ہونا پڑیگا۔ گورنمنٹ نے تقسیم بنگال کے متعلق اتنی دلجوئی ضرور کی کہ ان کی پولیٹکل امید کا خاتمہ کر دیا۔

مفتری علی اللہ کی بحث میں ابو احمد رحمانی مولف فیصلہ آسمانی کا افترا

سورہ الحاقہ میں ہے۔ انہ لقول رسول کریم ۔ وما ھو بقول شاعر قلیلاً ما تؤمنون۔ ولا بقول کاھن قلیلاً ما تذکرون۔ تنزیل من رب العالمین۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین۔ یعنی یہ قرآن کلام رسول کا ہے یعنی وحی کے ذریعہ سے اسکو پہونچا ہے اور یہ شاعر کا کلام نہیں مگر چونکہ تمہیں ایمانی فراست سے کم حصہ ہے اسلئے تم اسکو پہچانتے نہیں۔ یہ کاہن کا کلام نہیں یعنی اسکا کلام نہیں جو جنات سے تعلق رکھتا ہو۔ مگر تمہیں تدبر اور تذکر کا بہت کم حصہ دیا گیا ہے اسلئے ایسا خیال کرتے ہو۔ تم نہیں سوچتے کہ کاہن کس پست اور ذلیل حالت میں ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جو عالم اجسام اور عالم ارواح دونوں کا رب ہے۔ یعنی جیسا کہ وہ تمہارے اجسام کی تربیت کرتا ہے ایسا ہی وہ تمہاری روحوں کی تربیت کرتا ہے۔ اور اسی ربوبیت کے تقاضا کی وجہ سے اس نے رسول کو بھیجا ہے اور اگر یہ رسول کچھ اپنی طرف سے بنا لیتا اور کہتا کہ فلاں بات خدا نے میرے پر وحی کی ہے۔ حالانکہ وہ کلام اسکا ہوتا نہ خدا کا تو ہم اسکا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اسکی رگ جان کاٹ دیتے اور کوئی تم میں سے اسکو بچا نہ سکتا۔

قرآن پاک کی اس دلیل کو غلط ثابت کرنے کے لئے مولف فیصلہ آسمانی ابو احمد رحمانی نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارا ہے اور نادانی سے اس پر چند اعتراض کئے ہیں۔ اسکے ہوا خواہوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن مجید کی اس دلیل کو جھٹلانے کی کوشش اور اس پر جاہلانہ اعتراض کرنے ابو احمد صاحب پہلے شخص نہیں ہیں بلکہ انکے پہلے حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر نے اور اسکے بھی پہلے عیسائی صاحبان نے سید المرسلین خاتم النبیین حضرت احمد مصطفےٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کے صداقت کی اس دلیل کو مشتبہ کرنے کی ناجائز اور بے ثبوت کوشش کر چکے ہین اور مولف فیصلہ آسمانی ابو احمد صاحب انکے خوشہ چین ہین۔ چنانچہ جو جواب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ محمد یوسف صاحب عـہ کو دیا تھا وہی جواب ان پر بھی چسپان ہوتا ہے "اب ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر دلیل پیش کرتا ہے کہ اگر وہ ہماری طرف سے نہ ہوتا تو ہم اسکو ہلاک کر دیتے۔ اور وہ ہرگز زندہ نہ رہ سکتا گو تم اسکے بچانے کی کوشش بھی کرتے" لیکن ابو احمد صاحب اس دلیل کو نہین مانتے ہین اور گو اسبات کا اقرار بھی کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی تمام و کمال مدت تیئس ۲۳ برس کی تھی۔ مگر وہ اس سے زیادہ مدت تک جھوٹے دعوی نبوت و رسالت کے کرنیوالے نکے دکھانے کا دعوے کرتے ہین کہ باوجود جھوٹا دعوے الہام و وحی کرنے اور خدا پر افترا باندھنے کے وہ تیئس ۲۳ برس سے زیادہ تک زندہ رہے لہذا مولف فیصلہ آسمانی کے نزدیک قران شریف کی یہ دلیل باطل اور ہیچ ہے اور "حجت معقولی سے خالی" ہے۔ کوئی دلیل و حجت نہین ہے"!

مولف فیصلہ آسمانی نے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۴۹ سے اپنے رسالہ کے ۴۵۔ صفحہ پر یہ عبارت نقل کی ہے "قران شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری ایسی دنیا مین دست بدست سزا پا لیتا ہے۔ اور خدا اے غیور کبھی اسکو امن مین چھوڑتا اور اسکی غیرت اسکو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے"

ناظرین! حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کا مدعا ایک قسم کے مفتری سے ہے اسکو ابو احمد رحمانی صاحب نے قصداً چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنی طرف سے مفتری کی اصطلاح قائم کر کے اسکی تردید کی ہے۔ جس مقام سے مولف نے عبارت نقل کی ہے وہین پر اسکے اعتراض کا جواب ہے چنانچہ صفحہ مذکور پر حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہین کہ ہمارے

عـہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پانسو روپے کا ایک انعامی اشتہار شایع کیا جس مین حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر کے علاوہ ہندوستان کے دیگر مولوی مثلاً مولوی پیر مہر علی شاہ گولڑوی میان صاحب نذیر حسین دہلوی مولوی محمد بشیر بھوپالوی مولوی عبد الحق صاحب دہلوی تفسیر حقانی مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی ثم امرتسری (بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹)

مخالف مولوی اس بات کو مانتے ہین کہ خداے تعالیٰ نے قرآن شریف مین ایسے شخص سے کسقدر بیزاری ظاہر کی ہے جوکہ خدا پر افترا باندہتا ہے یہان تک کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اگر وہ بعض قول میرے پر افترا کرتا تو مین فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا- غرض خدا تعالے پر افترا کرنا اور یہ کہنا کہ فلان فلان الہام مجھے خداے تعالے کی طرف سے ہوا ہے حالانکہ کچھ بھی نہین ہوا ایک ایسا گناہ ہے کہ اسکی سزا مین صرف جہنم کی وعید ہی نہین بلکہ قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا مین دست بدست سزا پا لیتا ہے- اور خداے غیور کبھی اسکو امن مین نہین چھوڑتا- اور اسکی غیرت اسکو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کر دیتی ہے- اسی طرح ابو احمد صاحب نے اور بھی حضرت اقدس کی عبارت نقل کی ہے- اور وہان بھی مفتری کی تعریف حضرت اقدس کے الفاظ مین ظاہر نہین کی ہے- اور قصداً اوس عبارت کو چھوڑ دیا ہے- اگر ایمانداری کے ساتھ پوری عبارت نقل کرتے تو ہرگز یہ اعتراض وارد نہین ہوتا جسکو وہ اعتراض سمجھے ہوئے ہین جیسا کہ انہون نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۴۴ پر حاشیہ انجام آتھم کی عبارت کتر بیونت کرکے نقل کی ہے- آتھم کامل تحقیقات سے کہتے ہین کہ ایسا افترا (کیسا افترا اسکی تعریف ابو احمد صاحب نے قصداً چھوڑ دی ہے) کبھی کسی زمانہ مین چل نہین سکتا- یہ مولف کی شرارت- اور بے ایمانی کی بین دلیل ہے کہ اسنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مفہوم اور منشاء کے خلاف انکی عبارت کیطرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸) علماے ندوۃ العلما اسلام بمعرفت مولوی محمد علی سکرٹری ندوۃ العلما وغیرہ وغیرہ کے نام لکھکر انکو انعامی چیلنج دیا تھا جیسا کہ حضرت اقدس اشتہار مذکور کے صفحہ ۱ پر ارقام فرماتے ہین کہ اگر حافظ صاحب اور انکے دوسرے ہم مشرب جنکے نام مین نے اس اشتہار مین لکھے ہین- اپنے دعوے مین صادق ہین یعنی اگر یہ بات صحیح ہے کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعوے کرکے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام پر کلمات لوگونکو سنا کر بھی باوجود مفتری ہونے کے برابر تئیس برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے زندہ رہا تو مین ایسی نظیر پیش کرنے والے کو بعد اسکے کہ مجھے میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دیوے پانسو روپیہ نقد دونگا اگر ایسے کئی ہون تو انکو اختیار ہوگا کہ وہ روپیہ باہم تقسیم کرین- بقیہ حاشیہ صفحہ آیندہ

ایسی باتون کو منسوب کیا جو کہ اونکی تحریر مین نہین ہے انہون نے کب لکھا ہے اور کس جگہ لکھا ہے کہ حکومت اور بادشاہت نبوت کے صداقت کی دلیل ہے۔ یا جو شخص کہ عیش و آرام سے زندگی بسر کرتا ہے وہ نبی ہو جاتا ہے۔ غضب خدا کا اسقدر دجل اور فریب دہی پر ابو احمد صاحب نے کیون کمر باندھی ہے کسی کے دعوی و دلیل کی تردید نیک نیتی کے سلسلہ مین ہو تو ایک اچھا طریقہ ہے۔ لیکن تردید کرنے مین فریب اور جھوٹ استعمال کرنا نہایت سرکشی اور بزدلانہ وطیرہ ہے۔ احمدیون کو کہا جاتا ہے کہ فیصلہ آسمانی کو غور سے پڑھو اور بار بار پڑھو بخدا جس قدر کہ فیصلہ آسمانی کو مین نے غور اور تدبر سے بار بار پڑھتا ہون اوسی قدر زیادہ ابو احمد صاحب کی بے ایمانی اور بد دیانتی ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ مین بھی ناظرین سے سفارش کرتا ہون کہ فیصلہ آسمانی کو خوب پڑھین اور بار بار مطالعہ فرماوین اور ہر ایک امر کی تہ تک پہونچنے کی کوشش کرین۔ اور اسکے جواب کو سامنے رکھکر موازنہ کرین۔ کیا مولف فیصلہ آسمانی مین اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ وہ غیر احمدیون کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابونکے پڑھنے کی تحریک کرین۔ اور اشتہار شائع کر دین کہ جھوٹ اور سچ معلوم کرنے کے لئے سلسلہ احمدیہ کی کتابون کو بغور پڑھو۔ حاصل کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مقام پر افترا کے معنی کھول کر بیان کر دیا ہے چنانچہ انجام آتھم کے صفحہ ۶۳ کے حاشیہ پر اجہان پر سے مولف نے عبارت نقل کی ہے) آپ خود تحریر فرماتے ہین کہ اگر کسی کے دل مین یہ سوال پیدا ہو کہ دنیا مین صدہا جھوٹے مذہب ہین جو ہزارون برسون سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹) ناظرین! اس چیلنج کو شائع ہوئے آج تقریباً دس بارہ سال کا عرصہ ہوا مگر کسی علامہ یا کسی تاریخدان کو حوصلہ نہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعوے کو جھٹلا سکین اور قرآن کی مذکورہ بالا دلیل کو جو کہ فولادی قلعہ سے بھی زیادہ مضبوط ہے اس کے خلاف کوئی نظیر پیش کرکے توڑ سکین بعض علماء نے تو اس دلیل کے صحیح و برحق ہونے کی وجہ سے خاموشی اختیار کی بعضون کو اسی غم نے گھلا ڈالا۔ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مگر کوئی ایسی تاریخی نظیر نہ پیش کر سکے۔

چاہئے ہین حالانکہ اسکی ابتدا کسی کی افترا ہی سے ہوگی تو اسکا جواب یہ ہے کہ افترا سے مراد
ہمارے کلام مین وہ افترا ہے کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک
کتاب بناکر پھر یہ دعوی کرے کہ یہ باتین خدائے تعالے کی طرف سے ہین اور اس نے مجھے
الہام کیا ہے اور ان باتون کے بارہ مین میرے پر اسکی وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ کوئی
وحی نازل نہین ہوئی۔ سو ہم کامل تحقیقات کہتے ہین کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ مین چل نہین سکا
ابو احمد صاحب مذکورہ بالا صفحے کے کسی مدعی کی نظیر پیش تو نہ کر سکے اسکے جواب مین لکھ دیا
فلان نے نبوت کا دعوے کیا فلان نے مہدویت کا دعوے کیا اور فلان نے اتنے دنون
تک بادشاہت کی۔ اور حکومت کی وغیرہ وغیرہ۔ مولف کو چاہئے تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ السلام کے دعوے اور دلیل کو توڑنے کے لئے ایسے شخص کی نظیر پیش کرتے جس نے عمداً
اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بناکر پھر یہ دعوے کیا ہو کہ یہ باتیں خدا تعالی
کیطرف سے ہین اور اس نے مجھے الہام کیا ہے اور پھر ایسے مدعی وحی و الہام کو تیئس برس کی
مہلت ملگئی ہو اور وہ ہلاک نہ ہوا ہو۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کی آیت کو اسی
اصول کے ماتحت جبکہ اگلے متکلمین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت مین پیش کیا تو
مخالفین اسلام یعنی حضرت احمد مصطفے محمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) کاذب کہنے
والے عیسائی دنگ ہوگئے۔ اور باوجودیکہ عیسائی صاحبان تاریخ دانی مین اعلے دستگاہ
رکھتے ہین ایک نظیر بھی اسکے خلاف نہ پیش کر سکے۔ عاجز اور لاچار ہوکر اسی قسم کی بیہودہ باتین
کہنے لگے جیسی کہ مولف صاحب اور انکے ہوا خواہ کہتے ہین ـــ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
مذکورہ بالا انعامی اشتہار کے صفحہ ۳ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہین کہ **پادری فنڈر صاحب** نے
اپنے "**میزان الحق**" مین صرف یہ جواب دیا تھا کہ مشاہدہ اس پر گواہ ہے کہ **دنیا مین
کروڑون بت پرست موجود ہین**" لیکن یہ نہایت فضول بات ہے کیونکہ
بت پرست لوگ بت پرستی کی تعلیم کو اپنے وحی من اللہ ہونے کا دعوے نہین کرتے یہ نہین کہتے کہ

خدا نے ہمین حکم دیا ہے کہ بت پرستی کو دنیا مین پھیلاؤ - وہ لوگ گمراہ ہین نہ مفتری علی اللہ
کیونکہ بحث تو دعوے نبوت اور افترا علی اللہ مین ہے نہ فقط ضلالت مین - اور پھر انجام آتھم
کے صفحہ ۴۹ کے حاشیہ پر ارقام فرماتے ہین کہ جس قدر دنیا مین جھوٹے مذہب نظر آتے ہین
جیسے ہندوؤن اور پارسیون کا مذہب انکی نسبت یہ خیال نہین کرنا چاہئے کہ وہ کسی جھوٹے پیغمبر کا
سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اصل حقیقت انمین یہ ہے کہ خود لوگ غلطیون مین پڑتے پڑتے ایسے
عقائد کے پابند ہو گئے ہین - دنیا مین تم کوئی ایسی کتاب دکھا نہین سکتے جس مین صاف
اور بے تناقض لفظون مین کھلا کھلا یہ دعوے ہو کہ یہ خدا کی کتاب ہے اصل مین وہ خدا کی کتاب
نہو بلکہ کسی مفتری کا افترا ہو اور ایک قوم اسکو عزت کے ساتھہ مانتی چلی آتی ہو - ہان مگر یہ کہ
خدا کی کتاب کے الٹے معنے کئے گئے ہون جس حالت مین انسانی گورنمنٹ ایسے شخص کو نہایت
غیرتمندی کے ساتھہ پکڑتی ہے کہ جو جھوٹے طور پر ملازم سرکاری ہونے کا دعوے کرے تو
خدا جو اپنے جلال اور ملکوت کے لئے غیرت رکھتا ہے کیون جھوٹے مدعی کو نہ پکڑے - پس
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدعا ہرگز ایسے مفتری سے نہین جیسے مفتریون کو مولف
فیصلہ آسمانی نے گنایا ہے - ابواحمد صاحب کا یہ لکھنا کہ دہریہ کا گروہ کمال عیش
وعشرت اور حکومت سے ترقی کر رہا ہے اور دیانند کا گروہ تیس برس سے
زیادہ سے قائم ہے ہرگز مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی کا جواب نہین ہے اور "ولو تقول
علینا بعض الاقاویل الخ" کی دلیل ہرگز نہین اس سے ٹوٹتی ہے - دہریہ کا گروہ وحی والہام
کا مدعی نہین اور نہ کوئی دہریہ کہتا ہے کہ ہم پر وحی الٰہی آتی ہے - اور یہ سب ہماری وحیان
ہین اور مین مامور من اللہ ہون - اسی طرح دیانند سرستی کا گروہ بھی وحی والہام کا
مدعی نہین نہ خود دیانند صاحب نے وحی والہام یا مامور من اللہ ہونے کا دعوی کیا تھا -
مولف فیصلہ آسمانی نے چند مدعیان مہدویت کا نام لکھکر بزعم خود یہ دکھایا ہے کہ

ولو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کی دلیل غلط ہے حالانکہ مدعیان مہدویت سے یہان پر کوئی بحث نہین بحث تو مدعیان وحی والہام سے ہے۔ مین تو مانتا ہون کہ تو م مین ہدایت پھیلانے کے لئے وقتاً فوقتاً سچے مہدی آیا کئے ہین۔ تاہم مولف کی تردید خود انکی کی بیان سے ذیل مین کیجاتی ہے +

(۱) پہلے مولف نے محمد بن تومرت کا نام لیا ہے حالانکہ اس نے ہرگز وحی والہام کا دعوے نہین کیا اور خود مولف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ دس برس کے اندر ہی ہلاک ہوگیا۔ اب ابو احمد صاحب بتائین کہ ولو تقول الخ کی دلیل حسب چیلنج حضرت مرزا صاحب کیونکر غلط ہوئی۔

(۲) عبد المومن۔ اسنے نہ نبوت کا دعوی کیا نہ مہدویت یا مسیحیت کا اور نہ مدعی وحی والہام تھا۔ پھر مولف نے اسکا نام لکھکر کیون اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا۔

(۳) محمد بن عبد المومن نے بھی کسی قسم کا دعوے نہین کیا پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی حسب آیۂ ولو تقول الخ کی کیونکر تردید ہوئی۔ کیا یہ مولف کا شرمناک دھوکا قابل ملامت نہین ؟

(۴) عبید اللہ مہدی۔ مولف نے اسکو بھی نہین دکہایا کہ اس نے وحی و الہام کا دعوے کیا تھا اور متواتر تیئیس ۲۳ برس تک اسپر وحی آتی رہی۔ اور فلان فلان اسکی وحیان ہین اس سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی کی تردید نہ ہوئی نیز مولف نے یہ بھی نہین لکھا ہو کہ عبید اللہ مہدی کا طریقہ اور اسکی تعلیم خلاف شرع اسلام تھی جو اسکو کاذبون مین شمار کیا جاے۔

(۵) طریف ابو صبیح۔ بقول مولف دوسری صدی کے شروع مین اسنے حکومت قائم کی۔ مجکو اسکی حکومت سے کوئی بحث نہین اور نہ اس سے مجکو بحث ہے کہ کئی صدی تک اسکی اولاد مین حکومت رہی۔ دعوی نبوت اسنے کس سنہ مین کیا اور کن کن الہامات مفتریانہ کا

وہ جملہ التسلسل مدعی رہا اس کو مولف نے نہین لکھا پھر ولو تقول الخ کی تردید اور مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی کا ابطال کیونکر ہو گیا۔

(۶) صالح بن طریف۔ اس کے بارے مین بھی مولف نے نہین لکھا کہ اس نے کس سنہ مین نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اسکے بعد اسکے بیٹے الیاس اسکے بیٹے یونس اور پھر ابو جعفر محمد نے یکے بعد دیگرے بادشاہت کی۔ دھوکے باز اور بدحواس مولف کو ان بادشاہون کا نام گناتے ہوئے کچھ بھی شرم نہ آئی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کب لکھا ہے کہ سلطنت یا حکومت دلیل صداقت یا نبوت ہے۔

(۷) ابو منصور عیسی۔ مولف نے اسکے بارے مین بھی نہین لکھا کہ اسنے وحی و الہام کا دعوی کیا تھا اور فلان فلان اس کی وحیان ہا اور اسکے الہامات ہین اور نہ یہ لکھا کہ کس سنہ مین اسنے دعوی کیا۔

ناظرین کیا مذکورہ بالا بیانات سے ابو احمد صاحب کی چالبازی اور دھوکا دہی نہین ظاہر ہوتی ہے ایسے کاذب مدعی کا نام ایک بھی نہ پیش کر سکے اور نہ پیش کر سکینگے جس نے تیئس برس تک برابر وحی والہام کا دعوی تحدی کے ساتھ کیا ہو اور تیئس برس کے اندر ہلاک نہو گیا ہو۔ ہان تیئس برس تک خونخوار اور بیباک دشمنون مین گھرا رہکر بھی تحدی اور رعبناک چیلنج کے ساتھ وحی والہام کا دعوے کرنے والا ایک ہی ہے جو صادقون کا سردار اور راستبازون کا شاہنشاہ احمد مجتبی محمد مصطفی علیہ الف الف صلوۃ والسلام ہے یا دوسرا اسکا غلام۔ غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام ہے۔ اللہ تعالے نے مسیح موعود علیہ السلام کو علاوہ اور دلائل کے اس دلیل سے بھی سچا کر دکھایا تا کہ افضل الانبیا سرور اتقیا سید المرسلین خاتم النبیین محمد عربی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کے صداقت کی یہ دلیل بھی زندہ ثابت ہو۔

جاؤ تاریخ کے اوراق چھان مارو۔ دنیا کی لائبریریون کو ٹھنگھول ڈالو اگر کسی مدعی وحی والہام کی کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتے ہو جس نے برابر تیئس برس تک اس زور

اور تعدی کے ساتھہ متواتر وحی والہام پیش کرکے مامور من اللہ ہونے کا دعوے کیا ہو اور حقیقت مین وہ جھوٹا ہوا اور تئیس برس کے اندر ہلاک ہوا ہو تو پیش کرو۔ ورنہ اے کوتہ اندیشو ایک سچے مدعی کی تکذیب کرکے قرآن پاک کی اور نبی کریم کی صداقت کی اس زبردست دلیل کو مشتبہ اور نامعقول ثابت کرنے کی بیکار کوشش کرکے کیا پھل پاؤگے۔

ولو تقول علینا بعض الاقاویل الخ کی آیت سے کاذب مدعی کو تئیس برس کی مہلت کو ملنے کا ثبوت عبارۃ النص یا دلالۃ النص یا اشارۃ النص یا اقتضاء النص سے طلب کرنے والے کو چاہئے کہ شرح عقائد نسفی مطبوعہ مطبع یوسفی کا صفحہ ۱۰۰ ملاحظہ کرے اور مبلغ ۵۰ روپیہ کا موعودہ انعام فوراً بھیجدے۔ یا نہین تو سنت والجماعت اور حنفیت کا جھوٹہا دعوے کرنے سے توبہ کرلے۔

مولف نے چند آیت اور بعض حدیث کا حوالہ دیکر یہ دکھانا چاہا ہے کہ مقبولان خدا کا بہت سخت امتحان ہوتا ہے مسلمانون اور کافرون کی آزمایش بھی ہوتی ہے اس سے کسی احمدی کو انکار نہین اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکار کیا ہے۔ لیکن خدا کے پیارے بندون کی آزمایش کا نتیجہ انعام ہوتا ہے اور منکرین خدا و رسول کی آزمایش کا آخری نتیجہ ایلام اور نامرادی ہے۔ ہان ایسا کبھی نہین ہوا کہ کسی سچے نبی پر ایسی مصیبت آئی ہو کہ اسکا تمام سلسلہ تباہ و برباد ہوگیا ہو اور وہ دنیا مین ناکام و نامراد رہا ہو۔ انبیا علیہم السلام مہلکات سے بچائے جاتے ہین۔ اور معجزات سے انکی تائید کیجاتی ہے دیکھو المقالات الحقہ والکلمات الصادقہ فی ترجمۃ التفرقۃ بین الاسلام والزندقہ مطبوعہ محبوب شاہی حیدرآباد دکن کے صفحہ ۲۱۵ کا حاشیہ۔ جسکی تائید ذیل کی آیتون سے بھی ہوتی ہے:

حقاً علینا نصر المومنین	کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی
وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین	انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا

ناظرین اب آئیے آپکو ابو احمد صاحب کے مولوی ثناء اللہ امرتسری یا جو کہ ناموس انبیا کی تکذیب۔ توہین تضحیک۔ تذلیل مین مولف کے بھی استاد ہین) کا قول دکھائین کہ انبیا کی صداقت کا وہ کیا معیار مقرر کرتے ہین۔ اسکے لئے ہم مقدمہ تفسیر ثنائی کی دلیل چہارم کا اقتباس جو کہ نبوت محمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی صداقت کی دلیل مین انہوں نے بمقابلہ یہود و نصارا پیش کی ہے مع حاشیہ پیش کرتا ہون۔ وہ لکھتے ہین کہ۔ توریت کی پانچوین کتاب استثنا کے ۱۸ باب ۱۵ آیت مین لکھا ہے۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہیں وہ (یعنی) میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو مین اسکا اس سے حساب لونگا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے حکم نہین دیا یا اور معبودان کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمین ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم مین جہان اور قوانین الٰہی ہین یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہین ہوتی ہے بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے (اور حاشیہ ملا ثنائی مین ہے) نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی زہر کھائیگا ہلاک ہوگا اگر اسکے سوا ہلاک ہو ہان یہ نہ ہوگا کہ زہر کھانے والا بچ رہے۔ واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہونچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سبزی نہین دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا مین باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہین بتلا سکتے۔ (اسلامی نبوت تو متنازعہ فیہ ہے اسلئے بتلاتے وقت اسکا ذکر صحیح نہین ہوگا) مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانون سے پوشیدہ نہین کہ کس طرح ان دونون نے اپنے اپنے زمانہ مین حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ و جلال دیکھکر دعوے نبوت کے اور کیسے کیسے خدا پر جھوٹ باندھے۔ آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حالانکہ تھوڑے دنون مین بہت کچھ ترقی کر گئے تھے مگر آخر کار۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ توریت کی مذکورہ عبارت کے موافق آپ کے گلے پر تلوار نہ پھری

حالانکہ آپ لوگوں کی ہمشیرہ نے زہر بھی دیا مگر وہاں بھی واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون بالکل سچا معلوم ہوا - اور واللہ یعصمک من الناس نے پورا جلوہ دکھایا کیا توریت کلام الٰہی نہیں ؟ کیا اس میں برکت و صداقت نہیں ؟ کیا کسی مسلمان نے اسپر دم کر دیا - یا وضو کا پانی ڈال دیا - آخر ہوا تو کیا ہوا جو اسکے مطابق حضور اقدس نہ مارے گئے باوجودیکہ آپ لڑائیوں میں بھی گئے - ان لڑائیوں میں آپ کو تکالیف شدیدہ بھی پہونچیں مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونے پائی - پس اگر یہ کلام توریت کا سچ ہے تو آپکی نبوت بھی بلا کلام حق ہے" انتہی بقدر الحاجتہ -

مولوی ثناءاللہ صاحب کی مذکورہ بالا عبارت نے ابواحمد صاحب کے تمام باتوں کو جھوٹا ثابت کر دیا - اور ان کے رسالے کے سارے دعاوی پر پانی پھر گیا مجوب مولف کے لئے یہ امرتسری پٹو کا نقاب ہے - اگر یہ نقاب گران خاطر ہے تو مولف کو چاہئے کہ بیچا باتم طورسے امرتسری منکر کے سامنے اس کے مقدمہ تفسیر ثنائی کو رکھکر پوچھیں بلکہ امرتسری منکر کے حرام و حلال کے شریک مولوی اور دوسرے نمک خوار عظیم آبادی کو بھی گواہ کرکے دریافت کریں کہ مولوی صاحب اب تو آپ ہی کے مسلمہ قانون سے مرزا صاحب سچے ثابت ہوگئے - اپنے تمام بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا - آپ کو کیا غرض پڑی ہوئی تھی جو آپ نبوت محمدیہ کے صداقت کی دلیل دینے چلے تھے - یہ کام تو احمدیوں کا ہے اور انکی ڈیوٹی ہے اور یہی لوگ نبوت محمدیہ کی صداقت کی ایسی زندہ اور اٹل دلیل پیش کیا کرتے ہیں اور عیسائیوں کو لاجواب کرتے ہیں - آپ تو عجیب دورنگی انسان معلوم ہوتے ہیں جب آپ عیسائیوں اور آریوں کے پاس جاتے ہیں تو اپنے پرانے اور بوسیدہ جامہ کو گھر ہی رکھہ چھوڑتے ہیں - اور احمدیوں کے حربہ اور ہتھیار سے مسلح ہوکر اپنی جوانمردی دکھاتے ہیں - اور جب احمدیوں سے کلام کرتے ہیں تو پھر اپنے پرانے لہنگے میں کرشمہ و ناز دکھاتے ہیں کہ جھوٹھے نبی کا قتل کیا جانا قانون الٰہی ہے باوجودیکہ آپ خود ہی مرزا صاحب کو جھوٹھا نبی

اور کاذب مدعی وحی والہام کہتے ہین تو وہ کیون نہ قتل ہوئے۔ دعویٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی کہائے گا ضرور ہلاک ہوگا۔ تو مرزا صاحب کیون نہ ہلاک ہوئے انکا دعوے تو تریاک ثابت ہوا۔ جناب ابو احمد صاحب! اگر اس پر بھی آپ کے مولوی ثناء اللہ صاحب کچھ جواب نہ دین تو آپ انکا شانہ ہلا کر بلند آواز سے پوچھئے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہین ہوتی ہے۔ بلکہ جان سے مارا جاتا ہے تو مرزا صاحب کیون نہین جان سے مارے گئے۔ اس مدعی کے سلسلہ کی کیون روز افزون ترقی اور سرسبزی ہو رہی ہے اس کا اُجڑا ہوا گاؤن (واد غیر ذی زرع) تو عجیب شان اور انداز سے بس رہا ہے۔ لکھوکہا روپیون کی عمارتیں بن رہی ہین۔ مسجد مدرسہ۔ اسکول۔ بورڈنگ ہوس۔ اور دربار خلافت کی چہل پہل تو کہنے مین نہین آتی ہے۔ اسکے خدام تو سمندرون کو چیرتے ہوئے غیر ممالک مین تبلیغ حق کے لئے جا رہے ہین۔ باوجود ہزار ہا روک کے یہ ترقی لاریب صداقت کی دلیل ہے۔ استثنا باب ۱۸ آیت اور مقدمہ تفسیر ثنائی کے دلیل چہارم سے بانی سلسلہ احمدیہ کیون باہر رہا۔ اور کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے گلے پر تلوار نہ پھری۔ حالانکہ مارٹین کلارک عیسائی نے اقدام قتل کا مقدمہ بھی چلایا اور آپ کے روحانی رشتہ دار نے جہوٹی گواہی بھی دی۔ اور مولویون نے قتل کر ڈالنے کا فتوے بھی شائع کیا مگر مرزا صاحب واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اور واللہ یعصمک من الناس کے مطابق بچے رہے۔ کیا استثنا باب ۱۸ آیت ۵ اور مقدمہ تفسیر ثنائی کے دلیل چہارم مین برکت و صداقت نہین رہی۔ کیا استثنا باب ۱۸ آیت ۵ قانون الہی نہین کیا کسی احمدی مسلمان نے اس پر دم کر دیا۔ یا دھو کا پانی ڈال دیا۔ آخر ہوا تو کیا ہوا جو قانون آلہیہ کے مطابق مرزا صاحب قتل نہین کئے گئے۔ باوجودیکہ وہ شہرون مین بھی پھرتے رہے۔ مطابق سنت الٰہی تکالیف شدیدہ بھی انکو پہنچین مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونے پائی۔ پس اگر یہ کلام توریت کا سچ ہے

(بیشک سچ ہے) تو انکی نبوت بھی بلا کلام حق ہے۔ اور جبکہ وہ غیر تشریعی یا ظلی ہے تو مان لینے مین کیا عذر ہے؟

مولف فیصلہ آسمانی ابو احمد رحمانی کا دروغ بیفروغ

ناظرین۔ فیصلہ آسمانی کی اصل باتون کا جواب تو بفضلہ تعالے مین نے دیدیا اب دیکھنا یہ کہ مشتہر صاحب انعام موعودہ دیتے ہین یا تشریح مین کرونگا والا چٹکلہ ہی پر بس کرتے ہین۔ یا حضرت مولف فیصلہ آسمانی سے مختصر ریمارک کرانے کی فرمائش کرتے ہین۔ چونکہ اپنے دروغ نامہ کے صفحہ ۳ پر انہون نے یہ بھی لکھا ہے کہ کتاب فیصلہ آسمانی سے ایک جھوٹ بھی ثابت کرو تو ایکہزار سے زاید انعام دینے کے لئے تیار ہون اسلئے مولف فیصلہ آسمانی کا چند کھلا کھلا جھوٹ بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہون

مولف فیصلہ آسمانی کا پہلا جھوٹ تو یہ ہے۔ فیصلہ آسمانی حصہ اول مین آپ جگہ بجگہ حصہ اول کا حوالہ دیتے ہین اور اسکی طرف توجہ دلاتے ہین اشتہارون اور دوسرے رسالون مین بھی حصہ اول کا ذکر کرتے ہین مگر آج تک ... حصہ اول عدم وجود مین نہین آیا۔ یہ مولف کا فریبانہ جھوٹ ہے۔

مولف فیصلہ آسمانی کا دوسرا جھوٹ۔ رسالہ مذکور کے صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہین کہ توریت و انجیل تحریف شدہ کتابین ہین اسلئے کوئی مضمون اسکا سند پکڑنے کے لائق نہین۔ لیکن سچ یہ ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ رسالہ مذکور کے صفحہ ۱ پر مولف نے خود ہی لکھا ہے کہ اس کہنے مین کیا تامل ہو سکتا ہے کہ توریت کے مطابق

سلہ اس دلیل کو ہمارے شیر اسلام حضرت مولوی قاسم علی صاحب مدظلہ نے نہایت واضح طور سے رسالہ احمدی مین دکھایا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے مسلمہ اصول سے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت ثابت کیا ہے اسکا جواب آجتک مولوی ثناء اللہ صاحب سے نہین ہو سکا۔

مرزا صاحب جھوٹے نبیوں مین ہوے اور توریت کی کتاب استثناکے باب ۱۸ آیت
۲۰ کو مستند پکڑی ہے۔ اور صفحہ ۶۵ و ۲۷ پر بھی توریت اور انجیل سے سند پکڑی ہے
یہ مولف کا کھلا کھلا جھوٹ ہے۔

مولف کا تیسرا جھوٹ - دلیل سے عاجز آکر مولف نے رسالہ مذکور کے
صفحہ ۴۵ کے حاشیہ پر یہ لکھدیا کہ اس زمانہ کے اردو فارسی اور عربی ترجمے تو کسی طرح
توجہ کے لائق نہین ہو سکتے اور خود ہی رسالہ مذکور کے صفحہ ۶۵ کے حاشیہ پر نارتھ انڈیا بیبل
سوسائٹی کی طرف سے مرزا پور مین جو ترجمہ اردو مین چھپا ہے توجہ کی ہے اور سند پکڑی ہے
یہ سب مولف کا مغالطہ دہ جھوٹ ہے۔

مولف کا چوتھا جھوٹ - ہیرودیس بادشاہ نے (معاذ اللہ) حضرت
یحیٰ علیہ السلام کا سر مبارک کٹوا کر اپنی بی بی کو دیا - یہ بالکل جھوٹ ہے - قرآن پاک و
حدیث صحیح سے ہرگز ثابت نہین - اور جو بات کہ قرآن مجید و حدیث صحیح کے خلاف ہے وہ
مردود ہے اور سند پکڑنے کے لائق نہین - یہ مولف کا انبیا کی توہین کرنیوالا جھوٹ ہے

مولف کا پانچوان جھوٹ - مولف نے اللہ تعالے عزاسمہ کا ایک
نام "مضل" بھی اپنے رسالہ کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے حالانکہ نہ تو قرآن شریف مین اور نہ حدیث
شریف مین اللہ تبارک کا نام "مضل" ہے بلکہ قرآن پاک مین شیطان کو "مضل"
کہا گیا ہے - جیسا کہ لکھا ہے کہ انہ عدو مضل مبین یہ مولف کا خطرناک جھوٹ ہے۔

مولف کا چھٹھان جھوٹ - مولف نے لکھا ہے کہ اعجاز المسیح و اعجاز احمدی مین صرفی نحوی غلطیان
کثرت سے ہین - فصاحت بلاغت نہین ہے جسکی آنکھو پر پردہ ہی اور جسکی قوت ممیزہ جاتی رہی ہے وہ اسکو اعجاز کہیگا - ابن قیم علامہ تو رازی
امام رازی وغیرہ نے اس سے بہتر تفسیرین لکھی ہین یہ مولف کا متعصبانہ جھوٹ ہے - اگر مولف صاحب دس پانچ غلطی بھی نکال کر دکھا دیتے اور فصیح
و بلیغ عربی لکھدیتے تو یہ لکھنا زیب دیتا - پدرم سلطان بود کہنے سے کام نہین چلیگا - اگلے بزرگون اور امامون نے جو کچھ لکھا ہے تو اسمین آپکا کیا
مقابلہ تو آپسے یا آپکے زمانہ کے علما سے ہے - سارے عرب اور عجم کے علما کو مخاطب کر کے چیلنج دیا گیا ہے اور انعام کا وعدہ دیا گیا ہے - کہا دنیا میں
کسیکو فرصت نہین ملی مگر اب ... کے اشتہارات اور رسائل لکھنے کی انکو فرصت ہو گئی - عربی مین جواب لکھتے وقت کیون آپکے ہاتھ کا پنتا ہو سارے فصحا اور
بلغا کے قلم کیون ٹوٹ گئے - اور پیشگوئی پوری ہو گئی - اگر زید کہے کہ میرے دادا ایسے پہلوان تھے اور بابا ایک دو بن شیر کو دو ٹکڑے کر کے
اور چچا انیس بار خان بھی تو کیا زید کا یہ کہنا عقلمندون کے نزدیک کچھ قابل قدر ہوگا - جبتک کہ زید خود بھی کم سے کم دو چار پاپڑ توڑ کر نہ دکھا دے -

سنئے مولف صاحب آپکے مولنا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی نے ان کتابوں کی فصاحت و بلاغت اور انکے اعجاز سے دنگ ہو کر اپنی کتاب افادۃ الافہام

مولف کا ساتوان جھوٹ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی جگہ نہین لکھا ہے کہ عیش و عشرت سے زندگی بسر کرنا یا دنیاوی بادشاہت کرنا صداقت کا معیار ہے - یا جو شخص عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتا ہے وہ نبی ہے - اسی قسم کے جھوٹھے بیان مولف نے اکثر جگہ مختلف عبارتون مین لکھے ہین یہ مولف کا بیباکانہ جھوٹ ہے

مولف کا آٹھوان جھوٹ - مولف کے رسالہ مذکور کے صفحہ ۱۳۲ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سجاح نے زمانہ نبوی مین نبوت کا دعوے کیا تھا اور اسکو دعوے نبوت مین ۲۳ برس سے زیادہ مہلت ملی - حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے کسی کتاب سے ثابت نہین - ابن خلدون جلد ثانی کے صفحہ ۷۲ مین ہے کانت تنبائت بعد الوفاۃ یہ مولف کا دلیرانہ جھوٹ ہے -

ابو احمد کا نوان جھوٹ - خدا پر جھوٹ کا الزام اور اولیاء اللہ کی توہین

ابو احمد صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ مین خدا پر جھوٹ کا الزام لگایا ہے حالانکہ جلیل القدر صوفیا اور اولیاء اللہ کا مذہب ہے کہ وعید (عذاب) کا ٹل جانا خدا کے کرم مین داخل ہے دعا اور تضرع توبہ و استغفار صدقہ اور خیرات سے عذاب الٰہی کا وعدہ ٹل جاتا ہے جیسا کہ سید عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالے عنہ کا قول مین نے قبل اسکے نقل کیا ہے جسمین وہ فرماتے ہین یجوز ان یعدہ اللہ الوعد ولا یطھرہ للعبد اور عقائد کی کتابون مین بھی اسکا ذکر ہے - اور فیوض الحرمین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی یہی مذہب ہے - اور سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کی کتاب فتوح الغیب کی شرح مین بھی حضرت مولنا عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ زیر متن ولم یف لہ بکل وعد کے فرماتے ہین وبسر بردہ نمی شود مراد او بہر وعدہ کہ از جانب حق واقع می شود - (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے کی طرف سے جو وعدہ کہ کیا جاتا ہے اسمین سے ہر ایک کا پورا ہونا ضروری نہین ہے - ابو احمد

اسیطرح کے انسان کا اولیاء عظام وصوفیاے کرام کی کسی عبارت پر یہ کہنا کہ اس سے خدا جھوٹا ہوتا ہے قصور فہم کا نتیجہ ہے۔ پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی علیہما السلام کے کسی قول پر اعتراض کرنا فولادی قلعہ کے ساتھہ سر ٹکرانا ہے۔ یا آفتاب کے نور کو اپنے سیاہ نقاب سے چھپانیکی بے سود کوشش کرنا ہے۔ دربھنگی میانصاحب اب آپ ہی بتلائیے کہ ابواحمد صاحب جھوٹے ہین یا معاذاللہ اللہ تعالے کے برگزیدہ بندسے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے برگزیدہ اور معصوم ولی اللہ یا حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ جیسے محقق اور محدث جھوٹے ہین۔ خدا بچائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عداوت مین یہ لوگ کہین کے نہین رہے۔ قادری چشتی۔ مجددی ہونے کے مدعی ہوکر بھی یہ لوگ ان صوفیاے کرام کے پر معارف اقوال کی پرواہ نہین کرتے ہین۔ اور الٹا انہی کے اقوال پر مخالفانہ زد کرتے ہین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بفضلہ تعالے مین صوفیاے کرام اور انکے اصول سے بھی ثابت کرسکتا ہون۔ اگر ہمارے مہربان قادری وچشتی صاحبان صداقت کے خواہان ہون۔

ابواحمد صاحب کا دسوان جھوٹ اور قرآن پاک کی توہین۔

ابواحمد صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۵۸ پر دلائل سے عاجز آکر جوش مخالفت مین یہ لکہدیا کہ قرآن مجید مین معقولی طور پر حجتین نہین پیش کی گئی ہین۔ اور یہ مولف کا جاہلانہ جھوٹ ہی ہے۔

کیا قرآن مجید مین معقولی حجتین اور منطقی وفلسفی دلیلین نہین ہین؟

بعض ایسے نام کے مولوی جنکی علمیت کا مدار اور جہالت کی آڑ صرف انکا جبہ ودستار ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب وہ کسی احمدی بچے سے بھی کلام کرتے ہین تو یہ کہدیتے ہین کہ تم صرف نحو یا منطق وفلسفہ نہین جانتے ہو (شاید صرف ونحو یا منطق وغیرہ انکے حجرہ خاص مین بند رہتی ہے کسی اور سے اسکا تعلق انہون نے ناممکن ومحال سمجھ لیا ہے) حالانکہ انسانی

قواعد و قوانین کا پابند قرآن مجید نہین - ہان اگر معقولیت سے خالی نہون تو قرآن مجید انکا مخالف بھی نہین بلکہ انپر روشنی ڈالتا ہے - علاوہ برین جب ایسے مولویون کو نہین کے مسلمہ اصول اور قواعد سے معقول کیا جاتا ہے تو اس موقعہ پر یہ کہدیتے ہین کہ قرآن مجید مین معقول حجت نہین ہے حقیقت یہ ہے جسطرح ان کندہ م تما جو فرد مڑ مولویون کی ساری وجاہت اور طاقت ان کی کرتوت کی وجہ چھن گئی اسی طرح دولت - علم بھی ان کے پاس اب باقی نہین - صرف نحو یا منطق و فلسفہ حقیقی معنی مین اسکے پاس ہرگز نہین رہا - صرف زبانی دعوے ہے یا عوام وجہلا کو دہوکا دینے کے لئے دیک منتر ہے یا عقیدہ لفظا ماشاء اللہ جیسا کہ مولف فیصلہ آسمانی ولو تقول الخ کی دلیل قاطعہ اور حجت ملزمہ سے عاجز آکر یہ لکہدیا کہ قرآن مجید مین معقول حجت نہین جب اس پر انکو ہوش دلایا گیا کہ قرآن مجید مین اگر معقول حجت نہین تو کیا غیر معقول حجت ہے تو کہر اگر یہ عذر تراشا گیا کہ معقول حجت سے منطق و فلسفہ مراد ہے یعنی قرآن مین منطق و فلسفہ نہین

۴ دروغنامہ ناظرین ہے یہ تا تریاسی رود دیوار کا نظارہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی عداوت کیوجہ سے قرآن مجید کی ایک پر شوکت اور زندہ دلیل کو غلط ثابت کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے معیار کو مشتبہ کرنے کے لئے پہلے تو مولف نے یہ لکہدیا کہ قرآن مجید مین معقول حجت نہین - آخر مین پھر اسپر ترقی کرکے یہ لکہدیا گیا کہ قرآن مجید مین فلسفہ و منطق نہین - یہ ضد یہ ہٹ اور یہ نفسانیت واللہ اعلم قرآن پاک پر کہان تک ہاتھ کریگی - مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور عداوت مین یہ لوگ قرآن عظیم جیسے برہان مبین کے ساتھ کیسی کیسی بے ادبیان کرنے پر اتر آئے ہین - کیا اسی منطقی دلیل سے خالی اور فلسفہ سے عاری قرآن مجید کو یہ لوگ غیر قومون کے سامنے پیش کرینگے - یا منہ زور آریہ کا ناطقہ بند کرینگے - اصل بات یون ہے کہ جو شخص کلام اللہ کی توہین کرتا ہے اللہ تعالے خود اسکو ذلیل کرتا ہے - ناظرین اب ملاحظہ فرمادین کہ ابو احمد صاحب کے علمی

تکبر کے بت کو (جسکی وہ پوجا کرتے ہین) کسطرح اہلسنت بفضلہ تعالےٰ پاش پاش کرتا ہوا
ہون۔ سنئے اے تکبر کے پرستار مولف صاحب[1] اگر منطق اور فلسفہ یا حجت معقول سے
مراد آپ کے خیالات پریشان ہین تو مین اقرار کرتا ہون کہ آپ کی نرالی منطق یا آپکا
نرالا فلسفہ قران مجید مین ہرگز نہین۔ ہان آپ کے ایسے متکبرون کا ذکر ضرور ہے۔ اور
اگر منطق سے ذہن کو خطاء فکر سے بچانے والا قانون مراد ہے تو بیشک قرآن مجید ایک
ایسا کامل ومکمل قانون ہے جو ذہن کو خطاء فکر سے بچاتا ہے۔ اور زمین وآسمان۔
سورج۔ چاند۔ عناصر۔ اجرام۔ جبال۔ بحار۔ روشنی۔ تاریکی وغیرہ تمام مخلوقات کا فلسفہ
بیان کرتا ہے

ہمارے دوست ماسٹر محبوب علی صاحب مونگیری ہڈ مولوی جوبلی اسکول کلکتہ نے
مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا ایک رسالہ دکھایا جسکا نام عصمت ونبوت ہے جسکو
دیکھکر مین بہت خوش ہوا۔ اس وجہ سے نہین کہ بہت بڑے عالم کا یہ رسالہ ہے اور
اسنے اسمین اقرار کیا ہے کہ قرآن مجید مین علم منطق ہے۔ کیونکہ بفضلہ تعالےٰ
بڑے بڑے مستند اور ائمہ فن کے اقوال ہمارے پاس اسکی تائید مین ہین۔ بلکہ مین
اس وجہ سے خوش ہوا کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو لوگ قدر کی نظر سے دیکھنے لگے
ہین اور علمیت کے قائل ہین۔ اسلئے کہ انہون نے ایک آدم زاد کو جسم خاکی کے ساتھ بزعم خود
آسمان پر زندہ ثابت کیا ہے۔ ممکن ہے کہ سیالکوٹی صاحب کا ابواحمد رحمانی صاحب کے
ساتھ علمی ٹکر کوئی مفید نتیجہ پیدا کرے۔ اور ابواحمد صاحب کی ہٹ دھرمی کو پبلک نہایت
صفائی سے جان لے۔ اور یہ بھی دیکھنا ہے کہ وہابی کمیونٹی کس کے قول کو ترجیح دیتی ہے
غیر مقلد مولوی کو تو اب خجالت مین غرق ہو جانا چاہیئے۔ کہ کیون اسنے ابواحمد رحمانی کے
بیجا حمایت اور کورانہ تقلید کی جو اسکو یہ روز بد دیکھنا پڑا۔ بہرکیف جناب مولوی ابراہیم صاحب
سیالکوٹی اپنے رسالہ "عصمت ونبوت" کے صفحہ ۷ پر (ابواحمد صاحب کو جھٹلانے کیلئے)
لکھتے ہین کہ قران شریف ایک علمی کتاب ہے اس مین ہر علم کے اصول موجود ہین اسکی وضع

[1] مولف صاحب اور انکے ہوا خواہ لکھتے ہین کہ تکبر عبادت ہے اسکی دلیل یہ لاتے ہین کہ التکبر مع المتکبر عبادۃ
کیون مولف صاحب آپکے قاعدہ کے موافق تو ابلیس کا تکبر یعنی "ابی واستکبر" بھی عبادت ہی مین داخل ہوگا معاف فرمائیگا اگر ...

اور طریق ترتیب منطق قواعد پر ہے اور اقوال الرجال پر بنا نہیں رکھتی ہر امر کے ثبوت
کی بنا برہان پر رکھی ہے۔ موقعہ مناسب پر خطابات سے بھی کام لیا ہے۔ مجادلہ حسنہ سے
خصم کو الزام بھی دیا ہے۔ لیکن سفسطہ اور شعر کو ہرگز دخل نہیں دیا۔ منطقیوں کے نزدیک
حجت کی بھی پانچ قسمیں ہیں" مولف کے حاشیہ نشین اب خود ہی فیصلہ کر لیں کہ مولوی
ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور ابواحمد صاحب رحمانی ان دونوں میں سچے کون اور جھوٹے
کون ہیں۔ ممکن ہے کہ ابواحمد صاحب اپنی علمیت کا پردہ فاش ہوتے ہوئے یہ کہہ دیں
کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو مونگیر کے عوام نے احمدیوں کی مخالفت کے جوش
میں ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور سیالکوٹی صاحب نے اپنی نرالی منطق وعقل خداداد اور اپنے
دماغ کی اصلی بناوٹ کے زور میں ایک انسان کو دو ہزار برس اسی جسم خاکی کے ساتھ
آسمان پر بغیر کچھ کہائے پئے زندہ یعنی حی و قائم لاتغیر اور لاتبدل اپنی صفات میں یگانہ
وبیمثال وغیرہ اپنے وعظ میں اپنے ہی غول کے سامنے ثابت کر دیا[1]۔ لیکن خاص ہمارے
عقائد سے مونگیر کے لوگ واقف نہیں وہ تو غیر مقلد مولوی ہیں۔ انکا قول میرے لئے
حجت نہیں۔ مہولوی مولوی مان لے تو مان لے۔ اسکے عقائد کا اندنوں کوئی ٹھکانہ نہیں
اسکا مذہب خود ان دنوں ابلق رنگ اختیار کئے ہوئے ہے۔ ابواحمد صاحب کا یہ عذر
معقول ہو یا نہو اس سے مجکو بحث نہیں لیکن انکے گریز کے ہر ایک راستہ کو بفضلہ تعالی
میں نے بند کر دیا ہے۔ جناب ابواحمد صاحب نے وہو ہذا جس کتاب کا حوالہ آپنے
اپنے رسالہ میں بڑے ناز اور فخر کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور جس کتاب کو آپ بہ گمان
خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اعجاز المسیح یا اعجاز احمدی جیسے عربی کی تحدیانہ کتابوں
اردو کی کتاب کو اچھی بنایا ہے۔ دیکھئے آپ ہی کے مسلمہ اور منقولہ معجزانہ کتاب مظہر العجائب
فی نکتہ الغرائب" کے صفحہ ۹ پر نہایت صفائی سے اقرار کیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں منطقی دلیلیں
زیادہ ہیں چنانچہ لکہتا ہے۔ مذکورہ کی عبارت یہ ہے۔ حافظ نے کہا کہ اول سورہ حج سے ان اللہ یبعث

[1] مولوی ابراہیم سیالکوٹی صاحب جناب مسیح صاحب کے متعلق جن گمراہ دلیلوں کو ہر جگہ اپنے وعظ میں بیان کیا کر

ص فی القبور تک پانچ نتائج منطقیہ محمودہ مقدمات صادقہ صحیحہ بطور شکل من الاشکال للرابعۃ الی البدیہۃ ہدایۃ استنتاج پائے ہین چنانچہ کتاب اتقان میں اس کا شمہ بیان مذکور ہے۔

اے مصنف سراج السالکین! سچ کہو اور ایمان سے خدالگتی کہو۔ کیا مولف فیصلہ آسمانی کے علمی تکبر اور نخوت کے لات و ہبل کو مین نے اوندھے منہ نہین گرا دیا۔ اور خود مولف صاحب کیا اس علمی دنگل مین شانون چت نہین ہوگئے۔؟

ممکن ہے کہ بعض کو تو اندیشہ ہو کہ ادھین کہ مولف نے تو قرآن مجید کی تعظیم کی ہے اور لکھا ہے کہ قرآن مجید کے بیان سے جو لوگ واقف ہین وہ جانتے ہین کہ اس مقدس کتاب مین معقول طور سے حجتین نہین پیش کی گئین۔ یعنی مقدس لکھا ہے اور بعض لوگ اور حقانی لکھا ہے۔ یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ مجدد دوران ابواحمد صاحب کے کسی ہوا خواہ کا یہ کہنا کہ حضرت ابواحمد صاحب کے طرز و طریقہ سے جو لوگ واقف ہین وہ لوگ جانتے ہین کہ مقدس انسان گو حقانی ہے مگر معقولیت سے خالی ہے۔

ناظرین۔ یہ ہے مختصر نمونہ مولف فیصلہ آسمانی کے جھوٹ و فریب و دھوکے اور جعل کا فیصلہ آسمانی کے مفصل جواب مین ہمارے احباب خصوصاً ہمارے محترم مخدوم عالیجناب حضرت مولانا مولوی محمد عبدالماجد صاحب مدظلہ (عربیک پروفیسر بھاگلپور کالج) ابواحمد صاحب کے فیصلہ کی پوری حقیقت ظاہر کرینگے۔ وہ بھنگی میاں صاحب نے لکھا تھا کہ فیصلہ آسمانی سے ایک جھوٹ بھی ثابت کرو تو ایک ہزار سکے سے بھی زیادہ انعام دینگے۔ اگر وہ اپنے قول کے سچے ہین تو فوراً بغیر چون و چرا کئے اور بغیر یہ کہے ہوئے کہ اسکی تشریح مین کرونگا موعودہ انعام بھیجدین۔ ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین کا قرآنی عطیہ مجھسے لین۔

چونکہ رسالہ ہذا (برق آسمانی) مین معاندین و مکذبین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اکثر اعتراض کا تنقیہ و تصفیہ کیا گیا ہے۔ اسلئے آخر کتاب مین ہم اپنے لائق دوست مولوی محمد سعید

صاحب مختار احمدی کا تجویز کردہ تاریخی نام "نسخہ دافع امراض" بھی درج کر دیئے ہین
۱۳۱۹ھ
مولوی مولوی اور نمکین مشتہر نے خود ساختہ اعداد کے ذریعہ دشنام دہی کا سلسلہ شروع کیا ہے اس قاعدے سے جس شخص کو جسطرح چاہین اور جو کچھ چاہین لکھ سکتے ہین - میرا بھی حق تھا کہ نمکین مشتہر کے خود ساختہ طریقہ پر ہر ایک مخالف کے نام کے ساتھ جو کچھ چاہتے لکھدیتے لیکن ہم اس طریقہ کو احسن اور مفید نہ سمجھکر درگذر کرتے ہین صرف ایک حساب مولوی اور نمکین مشتہر کے لئے درج کرتے ہین جو کہ ایک غیر احمدی گریجوئٹ نے بقاعدہ ابجد ظاہر کیا ہے - اگر حقیقت ایسی ہی جیسی کہ ان اعداد کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہے - تو اس حقیقت شناسی کی مین غیر احمدی گریجوئٹ کو داد دیتا ہون - انہون نے ظاہر کیا ہے - کہ

مصنف فیصلہ آسمانی ابو احمد رحمانی اور مثیل بلعم باعور کے اعداد ایک ہین
۱۰۰۸

اس تعلیم یافتہ نیک طبع غیر احمدی کا نام بھی مین اوس وقت بلا عذر ظاہر کر دونگا جسوقت کہ مولف فیصلہ آسمانی صاحب خود سے اپنا پورا نام و پتہ اور ہمارے سوالات مندرجہ رسالہ ہذا کا تحقیقی جواب قرآن و حدیث صحیح سے میعاد مقررہ کے اندر شایع کرینگے - اور نیز جسوقت کہ اس نیک طبع احمدی کا نام بھی جس نے انکے رسالہ کو وقعت کی نظر سے دیکھا ہے ساتھ ساتھ شائع کیا جائے گا -

لاپتہ مولف صاحب اگر اپنا پورا نام اور پتہ ظاہر فرما دیئے ہوتے تو جس خطاب اور عزت سے وہ مستحق ہوتے اسی عزت اور لقب سے مین انکو مخاطب کرتا - افسوس کہ مولف اور ان کے ہوا خواہ مولوی دربھنگی عظیم آبادی وغیرہ نے جو تحریر کا دلخراش طرز اختیار کیا ہی وہ نہایت نامبارک اور برا ہے چونکہ خاموش رہنے مین عوام کو بدگمانی کا موقع مل سکتا تھا - اسلئے مجبوراً مین نے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا پر عمل کیا ہے - ورنہ سچ اور حق یہ ہے کہ

خاکسار یم و سخن از رہ غربت گویم + یعلم اللہ کہ کس نیست غبارے مارا

مین ہون حضرت مسیح موعود کا ادنیٰ غلام (خلیل احمد)

مولف فیصلہ آسمانی سے اور انکے عقائد کے متعلق چند سوال

جناب ابو احمد رحمانی صاحب سے درخواست ہی کہ مہربانی فرما کر سوالات ذیل کے جواب اندر ایک ماہ کے مطبوعہ شائع کرین - اور ایک خموشی مین ساری مصیبت سے چھٹکارا نہ حاصل کرین - ورنہ ہر ایک سمجھدار آدمی پر صاف ظاہر ہوجائیگا کہ ان کو احقاق حق منظور نہین صرف سلسلہ احمدیہ کے خلاف بدگمانی پھیلانا اور طرح طرح کی مغالطہ سازیون سے عوام کو دہوکے مین لانا انکا مذہب ہی - اور علانیہ اپنے عقیدہ کو ظاہر کرنیکی اخلاقی جرأت نہین رکھتے ہین اور منافقانہ زندگی بسر کرتے ہین - اگر کسی دیگر صاحب نے جواب دیا تو وہ ہرگز قابل سماعت نہوگا - مولف نے ہر ایک احمدی کو مخاطب کیا ہے - اس وجہ سے ہی ہر ایک احمدی کے سوال کا جواب دینا اونکا فرض ہی - اگر ابو احمد صاحب نے بذات خود جواب عنایت نہین فرمایا تو مین سمجھونگا کہ مولف فیصلہ آسمانی صرف بے نام نشان ہی نہین بلکہ دلائل و براہین سے بھی مردہ ہی

لیھلک من ھلک عن بینۃ

نمبر۱ اللہ تبارک وتعالے جسطرح خالق - مالک - رازق - رحمٰن - رحیم وغیرہ ہے اوسی طرح متکلم ہی یا نہین -

نمبر۲ کیا فی زمانہ الہام آلہی اور وحی الہامی منقطع ہوگئی ہی - اگر منقطع اور مسدود ہے تو اس کی دلیل از روے نص صریح کیا ہے -

نمبر۳ قرآن پاک مین سچے اور جھوٹے مدعی وحی والہام کی شناخت کا معیار کیا ہی - یا قرآن پاک نے مدعی وحی والہام کی سچائی کا کوئی معیار نہین بتایا - اور اس امر مین لوگون کو تاریکی مین چھوڑ دیا ہے

نمبر۴ مسیح موعود علیہ السلام امتی ہوگا یا نبی از روے حدیث بیان فرماوین -

نمبر۵ مسیح موعود علیہ السلام صاحب الہام ووحی ہوگا یا نہین از روے حدیث شریف بیان فرماوین

مسیح موعود علیہ السلام کے آنیکی خبر جو حدیث شریف مین ہی آپ اسکے صحیح و برحق ہونے پر ایمان لاتے ہین یا نہین

نمبر۶ حضرت عیسی علیہ الصلوٰہ والسلام کے آج تک جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ [illegible] کیا آپ بھی قائل ہین۔ اگر قائل ہین تو حضرت عیسی علیہ السّلام کے جسم خاکی کے ساتھ زندہ فلک چہارم پر چلنے اور اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان ہی سے آنے کی کم از کم ایک ہی آیت قرآنی اور ایک ہی حدیث صحیح پیش کیجئے اور عوام کے سمجھنے کے لئے ٹھیک ٹھیک لفظی ترجمہ بلا کم و کاست ساتھ ساتھ شائع کیجئے۔ اگر آپ کے مولوی ابراہیم سیالکوٹی یا مولوی ثناءاللہ صاحب نے کوئی ایسی آیت و حدیث آپ کو دکھائی اور سوجھائی ہو تو آپ کو پیش کرنے میں اور بھی تقویت [illegible]

نمبر۸ زید افضل الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آجتک خاکی جسم عنصری کے ساتھ زندہ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ آنجنابؐ کا وفات نہین ہوا۔ اور آپؐ مدینہ منورہ میں مدفون نہین بلکہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ہی ایک طبق اوپر فلک پنجم پر جلوہ افروز ہین۔ معاوہ دیگر دلائل وغیرہ کے حضرت عمر کا یہ قول کہ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات شدہ کہیگا مین تلوار سے قتل کرونگا۔ پیش کرکے حیات کا قرینہ پیش کرتا ہے۔ [illegible] ہون۔ کفر کے فتوے سے ڈراتا ہون نہین مانتا اور جس دلیل کو مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدفون یثرب کے وفات کیلئے پیش کرتا ہون اسی دلیل سے وہ حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات ثابت کرتا ہی۔ اگر آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے دلائل ہون تو پیش کیجئے۔ مگر خوب سوچ اور سنبھل کر پیش کیجئیگا۔ کہین ایسی دلیل نہ پیش کیجئیگا جسکے [illegible]

نمبر۹ کیا کسی آیت قرآنی یا حدیث صحیح مین لکھا ہوا کہ افضل الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین کبھی کوئی شخص بنی اسرائیل کے بعض انبیاء سے بڑھکر نہین ہوگا۔ اگر کوئی آیت قرآنی و حدیث صحیح ہے تو پیش کیجئے۔

نمبر۱۰ نجومی و رمال و جفار کی پیشگوئیون اور نبی اللہ کی پیشگوئیون مین فرق ہی یا نہین۔ اگر فرق ہے تو کیا ہے۔

نمبر۱۱ ولی کامل یا مجدد ہونے کے علامات کیا ہین۔

۱۲ ابواحمد۔ کیا آپ کا معروف نام نامی ہے جوکہ آپکے والدین نے تجویز فرمایا ہے۔ یہ آپکی کنیت شریف ہی۔ اگر آپ کی کنیت ہے تو آپکے والدین کا تجویز کردہ معروف نام کیا ہی۔ اور آپکا زادبوم ملک کہان ہے اگر آپ اپنے دو پشت اعلیٰ کا نام بہی ظاہر فرماوین تو مین آپکا مشکور ہون کا کیا آپنے اسکے پہلے کبھی کسی رسالہ یا کتاب مین (اگر آپ صاحب تالیف ہون) یا مردم شماری کے موقعہ پر اپنا نام ابو احمد لکھا یا لکھایا ہے۔ یا صرف احمدیون کی مخالفت یا غلام احمد پنجابی (فداہ ابی وامی) کی عداوت کی وجہ سے اپنے نام (ابو۔۔۔۔) کا یہ نیا جون اختیار کیا ہے۔ بہرکیف آپ کو اپنا نام یا نیا لقب اختیار کرنے کا حق حاصل ہی۔ مگر ابتداءً آپکو کنیت (اگر کنیت ہے) کیساتھ معروف نام دینا یا دریافت کرنے پر بتا دینا ضروری تھا۔ بعد کو اختیار تھا کہ صرف کنیت دیا کرتے۔ اسلئے بندہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ مذکورہ باتون کا جواب عنایت کرین۔ اور اپنی پوزیشن کو مجہول سے معروف بنائین۔ فقط

جواب کا منتظر
خلیل احمدؐ

تصحیح۔ رسالہ ہذا مین اکثر جگہ غلطی ہوگئی ہی۔ ناظرین اسکو درست کرلین حتی الوسع مین نے قلم سے بنا بھی دیا ہے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۶	لامقابل	مقابل	۳۱	۱۷	وکل بکم ملک الموت	وکل بکم ثم الی ربکم ترجعون
۱۱	۲۰	جہل مرکب	جہل مرکب کسے کہتے ہیں	۳۳	۲۱	الارحن	ادنی الارض
۱۶	۱۶	تیسری	تیسری شرط	۳۴	۱۷	احد	احداً
۲۰	″	اینما کنتم	این ما تکولوا	″	″	ارتضی بہ من الرسول	من ارتضی من رسول
۲۲	۸	اطلاح	اصلاح	″	۱۱	بہر	پر
۲۳	۲۱	تہا	تھا کہ خدا	۳۵	۴	جاو وحشم	جاہ وحشم
″	″	ڈالدے	ٹالدے	″	۱۳	تقسیم	تقسیم منسوخ
۲۴	۶	کو	کوئی	″	۱۵	جاے	جائیگی
″	۱۴	کرنے	ہونے	۳۷	۵	منہ الیمین	منہ بالیمین
۲۶	۱	حضرت	حضرت مسیح	۳۸	۱۴	مین	مین نہین
۲۹	″	بھی	یہ بھی	۴۵	۱	تعدی	تحدی
″	۲۱	اعتراض	اعتراضی ہی	۲۹	۱۱	حصہ اول	حصہ دوم

تمت